صوبائی اسمبلی شمال مغربی سرحدی صوبہ

اسمبلی کا اجلاس، اسمبلی چیمبر پشاور میں بروز سوموار مورخہ 8 مارچ 2010ء بمطابق 21 ربیع الاول 1431 ہجری سہ پہر چار بجکر تیس منٹ پر منعقد ہوا۔

جناب سپیکر، کرامت اللہ خان مسند صدارت پر متمکن ہوئے۔

تلاوت کلام پاک اور اس کا ترجمہ

اَعُوذُ بِاللہِ مِنَ الشَّیطٰنِ الرَّجِیمِ۔ بِسمِ اللہِ الرَّحمٰنِ الرَّحِیمِ۔

فَبِمَا رَحمَۃٍ مِّنَ اللہِ لِنتَ لَہُم ۚ وَلَو کُنتَ فَظًّا غَلِیظَ القَلبِ لَانفَضُّوا مِن حَولِکَ ۖ فَاعفُ عَنہُم وَاستَغفِر لَہُم وَشَاوِرہُم فِی الأَمرِ ۖ فَإِذَا عَزَمتَ فَتَوَکَّل عَلَی اللہِ ۚ إِنَّ اللہَ یُحِبُّ المُتَوَکِّلِینَ O إِن یَنصُرکُمُ اللہُ فَلَا غَالِبَ لَکُم ۖ وَإِن یَخذُلکُم فَمَن ذَا الَّذِی یَنصُرُکُم مِّن بَعدِہِ ۗ وَعَلَی اللہِ فَلیَتَوَکَّلِ المُؤمِنُونَ۔ صَدَقَ اللہُ العَظِیم۔

(ترجمہ): بعد اس کے خدا ہی کی رحمت کے سبب آپ ان کے ساتھ نرم رہے۔ اور اگر آپ تند خو سخت طبیعت ہوتے تو یہ آپ کے پاس سے سب منتشر ہو جاتے سو آپ ان کو معاف کر دیجئیے اور آپ ان کے لیے استغفار کر دیجئیے اور ان سے خاص خاص باتوں میں مشورہ لیتے رہا کیجئیے۔ پھر جب آپ رائے پختہ کر لیں۔ تو خدا تعالیٰ پر اعتماد کیجئیے بے شک اللہ تعالیٰ ایسے اعتماد کرنے والوں سے محبت فرماتے ہیں۔ اگر حق تعالیٰ تمھارا ساتھ دیں تب تو تم سے کوئی نہیں جیت سکتا اور اگر تمھارا ساتھ نہ دیں تو اس کے بعد ایسا کون ہے جو تمھارا ساتھ دے (اور غالب کر دے) اور صرف اللہ تعالیٰ پر ایمان والوں کو اعتماد کرنا چاہیے۔

جناب سپیکر: جزاکم اللہ۔ 'کوئسچنز آور'۔۔۔۔۔

جناب محمد ظاہر شاہ خان: پوائنٹ آف آرڈر جی۔ یو ډیره ضروری خبره ده جی۔

جناب سپیکر: د 'کوئسچنز آور' نه پس جی، دا یو غلط روایت جوړیږی۔ زما معزز رکن ته دا درخواست دے، هر څه چه کوؤ لږ د رولز او طریقے لاندے به چلیږو، 'زیرو آورز' کښے د یو په ځائے پینځه پوائنٹ آف آرډرز او چت کړه۔

نشانزدہ سوالات اوران کے جوابات

جناب سپیکر: محترمہ مہر سلطانہ بی بی۔ جی بی بی، سوال نمبر 685۔

* 685 _ محترمہ مہر سلطانہ: کیاوزیر برائے ابتدائی وثانوی تعلیم ازراہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیایہ درست ہے کہ محکمہ سکول اینڈلیٹریسی ضلع کرک کے افسران کو گاڑیاں فراہم کی گئی ہیں;

(ب) آیایہ بھی درست ہے کہ مذکورہ گاڑیاں کافی عرصہ سے خراب ہیں اور فنڈز کی عدم دستیابی کی وجہ سے ناقابل استعمال ہیں;

(ج) اگر (الف) و (ب) کے جوابات اثبات میں ہوں تو حکومت مذکورہ گاڑیوں کی مرمت کیلئے فنڈز مہیا کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تاکہ دفتری امور کو بہتر انداز میں سرانجام دیا جاسکے؟

جناب سردار حسین (وزیر برائے ابتدائی وثانوی تعلیم) (جواب وزیر قانون نے پڑھا): (الف) جی ہاں، جزوی طور پر درست ہے۔ ڈپٹی ڈسٹرکٹ آفیسرز (مردانہ / زنانہ) ایلیمنٹری اینڈ سیکنڈری ایجوکیشن تخت نصرتی کے علاوہ ضلع کرک کے باقی افسران کو گاڑیاں فراہم کی گئی ہیں۔

(ب) اس ضمن میں وضاحت کی جاتی ہے کہ گاڑیاں خراب ہیں مگر قابل استعمال ہیں۔

(ج) جی ہاں، حکومت مذکورہ گاڑیوں کی مرمت کیلئے فنڈز مہیا کرنے کا ارادہ رکھتی ہے۔

جناب سپیکر: بی بی! سپلیمنټری سوال پکښے شته دے؟

محترمہ مہر سلطانہ: جی سر، ہے۔ اس میں سر، ایک تو یہ ہے کہ انہوں نے اس میں کہا ہے کہ ایلیمنٹری اینڈ سیکنڈری ایجوکیشن تخت نصرتی کے علاوہ ضلع کرک کے باقی افسران کو گاڑیاں فراہم کی گئی ہیں۔ میرا کوئسچن یہ ہے کہ تخت نصرتی میں کیوں نہیں دی گئیں؟ اوراس کے علاوہ دوسرا سوال میرا منسٹر صاحب سے یہ ہے کہ انہوں نے کہا ہے کہ "حکومت مذکورہ گاڑیوں کی مرمت کیلئے فنڈز مہیا کرنے کا ارادہ رکھتی ہے" سر، ہمارا علاقہ پہاڑی علاقہ ہے، وہاں پر کئی گاڑیاں بڑی مشکل سے مختلف جگہوں تک پہنچتی ہیں،

جب اس طرح کی کنڈیشن ہوگی تو جن سکولوں میں، جہاں جہاں پر انکو اپنی کارکردگی صحیح کرنے کی ضرورت ہے سر، تو یہ گاڑیاں ان کو۔۔۔۔

جناب عبدالاکبر خان: پوائنٹ آف آرڈر سر۔ جناب سپیکر صاحب، ایجوکیشن منسٹر صاحب تو نہیں ہیں تو کون۔۔۔۔۔

بیرسٹر ارشد عبداللہ (وزیر قانون و پارلیمانی امور): میں جواب دونگا۔

جناب عبدالاکبر خان: آپ جواب دیں گے؟

محترمہ مہر سلطانہ: سر، میرا کوئسچن یہ ہے۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: مختصر، مختصر۔ سپلیمنتری سوال د خه دے؟

محترمہ مہر سلطانہ: چھوٹا ہی ہے۔ بس میرا سپلیمنٹری کوئسچن یہی ہے کہ کب تک ان کا یہ ارادہ پریکٹیکل کام میں تبدیل ہوگا؟

مفتی کفایت اللہ: سر، عبدالاکبر خان صاحب نے جو پوائنٹ آف آرڈر کیا تھا۔

جناب سپیکر: وہ تو ہو گیا، لاء منسٹر صاحب خود کھڑے ہو گئے، انہوں نے کہا کہ میں جواب دونگا۔ جی بی بی۔ آپ بی بی کی حق تلفی نہ کریں جی۔

محترمہ مہر سلطانہ: سر بس میرا یہی کوئسچن ہے کہ انہوں نے جو مرمت کا ارادہ ظاہر کیا ہے یہ کب تک پریکٹیکل شکل اختیار کریگا اور کب تک ان گاڑیوں کی مرمت کی جائے گی؟

Mr. Speaker: Ji, honourable Law Minister Sahib, on behalf of Education Minister, please.

بیرسٹر ارشد عبداللہ (وزیر قانون): On behalf of Education Minister، اس طرح ہے جی کہ ضلع بھر میں سکول اینڈ لیٹریسی ڈیپارٹمنٹ کے مختلف کیڈرز کے آفیسرز ہیں، ان سب کے اوپر EDO ہے جو 19 گریڈ میں ہے۔ پھر DO ہے جو 18 گریڈ میں ہے، پھر DDOs ہیں، تو EDO اور DO ان دونوں گریڈز کو تو گاڑیاں ملی ہوئی ہیں لیکن DDO level کو نہیں ملی ہیں، چونکہ ان پر فنڈز بہت زیادہ خرچ ہونگے تو اس وقت ہماری Negotiation کچھ انٹرنیشنل ڈونرز سے بھی ہو رہی ہے اور Hopefully, we will manage to pursue it اور انشاءاللہ Positive signs ہیں، تو ہم کوشش کر رہے ہیں انشاء اللہ، اور باقی یہ جو گاڑیاں ہیں وہ قابل استعمال ہیں اور ان کیلئے فنڈز بھی ہم دے رہے ہیں اور جہاں پر بھی ضرورت ہوگی، ہم Immediately فراہم کریں گے۔

جناب سپیکر: شکریہ۔EDO level کے پاس گاڑیاں ہیں، صرف DDOs level کے پاس نہیں ہیں؟

وزیر قانون: EDOاور DO کے لیول پر ہیں،ڈسٹرکٹ آفیسرز۔۔۔۔۔

جناب سپیکر:ان کے پاس ہیں؟

وزیر قانون:ان کے پاس ہیں لیکن DDOsکے پاس نہیں ہیں،ڈپٹی ڈسٹرکٹ آفیسرز کے پاس نہیں ہیں۔

جناب سپیکر: جی، محترمہ مہر سلطانہ بی بیAgain، سوال نمبر686۔

* 686 _ محترمہ مہر سلطانہ: کیا وزیر برائے ابتدائی وثانوی تعلیم از راہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ محکمہ ایلیمنٹری اینڈ سیکنڈری ایجوکیشن میں Learning Coordinators کی پوسٹیں موجود تھیں;

(ب) آیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ پوسٹوں کو بعدازاں ختم کر دیا گیا;

(ج) آیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ پوسٹوں کی وجہ سے سکولوں میں اساتذہ کی حاضری کو یقینی بنایا جاتا تھا;

(د) اگر(الف)تا(ج) کے جوابات اثبات میں ہوں تو حکومت مذکورہ پوسٹوں کو دوبارہ بحال کرنے کا ارادہ رکھتی ہے، نیز ان پوسٹوں کو ختم کرنے کی وجوہات بتائی جائیں؟

جناب سردار حسین(وزیر برائے ابتدائی وثانوی تعلیم) (جواب وزیر قانون نے پڑھا): (الف) جی ہاں، درست ہے۔

(ب) جی ہاں، درست ہے۔

(ج) جی نہیں۔

(د) حکومت مذکورہ پوسٹوں کو بحال کرنے کا ارادہ نہیں رکھتی کیونکہ Learning Coordinator کی کارکردگی تسلی بخش نہیں تھی اور ساتھ ہی حکومت کے خزانے پر اضافی بوجھ تھا جو کہ Learning Coordinator کی پوسٹوں کو ختم کرنے کی وجہ بنی، تاہم EDOs صحیح طریقے سے اپنے فرائض منصبی انجام دے رہے ہیں۔

جناب سپیکر: بی بی! بل څه سپلمنټري سوال پکښے شته دے ؟

محترمہ مہر سلطانہ: جی سر۔اس میں یہ ہے کہ میں نے اس میں Learning Coordinators کاذکر کیا تھا کہ یہ پہلے ہوتے تھے اور اب ان کا دوبارہ ارادہ ہے کہ نہیں؟ سر، یہ بات ان کی صحیح ہے کہ EDOs وہاں پر ہیں اور وہاں پر ان کی Performance کسی حد تک صحیح بھی ہے لیکن سر، کافی جو ہمارے دور رورل ایریا میں سکولز ہیں، وہاں ٹیچرز کی زیادہ تعداد کم ہوتی ہے اور اسی طرح بہت سے سکولوں میں بچے بھی نہیں آتے ہیں تو سر، پہلے یہ تھا کہ یہ Learning Coordinators جاتے تھے اور چھاپے مارتے تھے جس سے مختلف سکولوں کی پوزیشنز کا پتہ چلتا تھا، تو میری یہ ریکویسٹ ہے کہ اگر اس طرح کا سسٹم پھر سے فعال کیا جائے یا پھر ان EDOs پر یہ زور دیا جائے کہ اس طرح کی کارکردگی، ان چیزوں کیلئے بھی کوئی طریقہ کار ہونا چاہیئے۔

جناب سپیکر: جی لاء منسٹر صاحب۔

مفتی کفایت اللہ: جناب سپیکر صاحب۔

جناب سپیکر: جی، ایک منٹ۔ جی مفتی کفایت اللہ صاحب، ضمنی سوال۔

مفتی کفایت اللہ: شکریہ، سپیکر صاحب۔ یہ جو LCs تھے سر، ان کے دائرہ اختیار میں تھوڑے سکول ہوتے تھے اور جو EDOs ہیں ان کا حلقہ بہت وسیع ہوتا ہے تو ان کی گرفت اتنی مضبوط نہیں ہوتی، تو یہاں پر انہوں نے یہ جواب دیا ہے کہ ہمارا ارادہ ہی نہیں اس کو بحال کرنے کا، تو اگر ایک اچھی چیز آ جاتی ہے اور اس سے گرفت مضبوط ہوتی ہے اور چیک اینڈ بیلنس آتا ہے تو ان کا تو ارادہ یہ ہونا چاہیے کہ اس کو بحال رکھا جائے اور LCs کو دوبارہ بحال کریں۔

Mr. Speaker: Ji, honourable Law Minister Sahib, on behalf of Education Minister, please.

بیرسٹر ارشد عبداللہ (وزیر قانون): On behalf of Education Minister اس طرح ہے جی، یہ جو LCs تھے، جو Learning Coordinators تھے، ان کی Job description یہ تھی کہ یہ Young teachers کو ٹریننگ اور ان کی Presentation، Tteaching skills کے حوالے سے ان کیلئے سیمینار وغیرہ کرتے تھے اس قسم کے، They were kind of senior teachers اور جونیئر ٹیچرز کو ٹریننگ دیتے تھے۔ ان کا کام چھاپے مارنا نہیں تھا، ان کا ڈسپلن Maintain کرنا، حاضریاں Maintain کرنا، This was never be their job، ابھی EDOs جو ہیں، اس کے بعد EDOs کا جو نیا سسٹم شروع ہوا ہے، ان کا کام ہے کہ ڈسپلن Maintain کریں، ان کا کام ہے کہ وہ

حاضریوں پرCheckکریں، تو لہذا یہ جو پرانا سسٹم تھا، وہ 93-1992 میں شروع ہوا تھا لیکن اس کا فائدہ نہیں تھا، لہذا وقت کے ساتھ Department has learnt a lessonاور وہ پوسٹیں Abolish ہو گئی ہیں اور نئی نہیں آ رہی ہیں، تو EDOs کی کافی Successful ہے، ان کی اگر کوئی Specific complaints ہیں تو سیکرٹری صاحب بھی موجود ہیں، ان کے حوالے سے اگر EDOs کی کوئی کمی کوتاہی ہو یا کچھ بھی ہے تو Specific کوئی Example ہمیں دیں تو انشاءاللہ We will sort it out، باقی ہمارا بحال کرنے کا کوئی ارادہ نہیں ہے۔

<u>جناب سپیکر:</u> عبدالاکبر خان، سوال نمبر 708۔

* 708 _ <u>جناب عبدالاکبر خان:</u> کیا وزیر برائے ابتدائی وثانوی تعلیم ازراہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ بورڈ آف انٹر میڈیٹ اینڈ سیکنڈری ایجوکیشن مردان میں حال ہی میں مختلف آسامیوں پر تقرریاں کی گئی ہیں؛

(ب) آیا یہ بھی درست ہے کہ تقرریاں قواعد کے مطابق کی گئی ہیں؛

(ج) اگر (الف) و (ب) کے جوابات اثبات میں ہوں تو کل کتنی تقرریاں کی گئی ہیں، طریقہ کار اور جو افراد بھرتی کئے گئے ہیں، ان کے نام، ولدیت اور پتہ کی تفصیل بھی فراہم کی جائے؟

<u>جناب سردار حسین (وزیر برائے ابتدائی وثانوی تعلیم) (جواب وزیر قانون نے پڑھا):</u> (الف) جی ہاں۔

(ب) جی ہاں، یہ تقرریاں قواعد وضوابط کے مطابق کی گئی ہیں۔

(ج) کل تقرریوں کی تعداد 22 تھی جس کا طریقہ کار اور تفصیل درج ذیل ہے:

1۔ خالی آسامیاں موجود تھیں۔

2۔ خالی آسامیاں اخبار میں مشتہر کی گئی تھیں۔

3۔ اس کیلئے اپوائنٹمنٹ کمیٹی بنائی گئی تھی۔

4۔ میرٹ لسٹ اور انٹرویو لسٹ بنائی گئی تھی۔

5۔ کمیٹی کی سفارش پر جملہ تقرریاں گئی تھیں۔

نمبر شمار	نام آسامی	ولدیت	پتہ
1	اسسٹنٹ پروگرامر BPS-16	فرمان خان ولد ممتاز خان	گاؤں وڈاکخانہ ظروئی صوابی
2	پی ایس ٹو چیئرمین BPS-15	فرزانہ گل ولد مختیار علی	ڈاکخانہ اسماعیلہ تحصیل وضلع صوابی
3	کے پی او BPS-11	ماجد علی ولد علی محمد	گاؤں وڈاکخانہ شریف آباد مردان

		محمد اشتیاق ولد محمد غفران	عزیز آباد ڈاکخانہ فاطمہ ضلع مردان
		اکرام اللہ ولد شریف خان	گاؤں وڈاکخانہ ڈانڈاؤ تخت بھائی مردان
4	سب انجینئر BPS-11	محمد کامران ولد سخی تاج	ڈاکخانہ شہباز گھڑھی ضلع مردان
5	جونیئر کلرک BPS-7	ثناء اللہ ولد شمشیر خان	گاؤں وڈاکخانہ مایار ضلع مردان
		محمد سلیمان ولد عمر خطاب	گاؤں وڈاکخانہ زیدہ ضلع صوابی
		رشید احمد ولد آدم خان	حاجی میاں گل کلے، کلپانی، مردان
		محمد اکبر ولد گل زادہ	گاؤں فضل آباد، تخت بھائی، مردان
		ناصر امین ولد محمد امین	سٹریٹ رامباغ تحصیل وضلع مردان
		عابد گل ولد شہاب الدین	نیشنل کالونی تحصیل وضلع نوشہرہ
6	ڈرائیور BPS-04	اسلم خان ولد اول خان	گاؤں روریا قدیم تحصیل وضلع مردان
7	الیکٹریشن BPS-03	شہریار ولد پیر محمد	گاؤں بارابانڈہ ڈاکخانہ رسالپور نوشہرہ
8	مالی BPS-02	مومن خان ولد وحید گل	گاؤں مٹی مردان
9	نائب قاصد BPS-02	واعظ خان ولد زمین خان	گاؤں وڈاکخانہ پنج پیر ضلع صوابی
		محمد شکیل ولد حسن دین	وڈاکخانہ مرغز تحصیل وضلع صوابی
		امتیاز علی ولد شیر اللہ	سٹریٹ رامباغ ضلع مردان
		دلیل خان ولد محمد شفیق	گاؤں وڈاکخانہ مایار ضلع مردان
		محمد سلیمان ولد بنات گل	گاؤں جلوزئی تحصیل وضلع نوشہرہ
10	چوکیدار	فرزند علی ولد محمد کرم	نیو کالونی باغ ارم ضلع مردان
		حسن سید ولد پیر سید	گاؤں بخشالی تحصیل وضلع مردان

Mr. Speaker: Any supplementary?

جناب ثاقب اللہ خان چمکنی: جناب سپیکر صاحب! د دے نه پس خو زما سوال وو، 688، زما سوال وو جی۔

جناب سپیکر: دا وروستو دے جی، زۀ راځمه دغے ته، اوس مے فلور دوئ له ورکړے دے۔ تاسو جی، عبدالاکبر خان! په دیکښے ضمنی سوال شته دے؟

جناب عبدالاکبر خان: او جناب سپیکر۔ په بورډ آف انټرمیډیټ اینډ سیکنډری ایجوکیشن مردان کښے، زۀ خود نور ځائے نه نه یمه خبر خو په مردان کښے ډیر

زیات حالت خراب دے ، نو مخکښې یو کوئسچن راغلے وو او مونږ په هغې باندے د رول 48 لاندے نوټس ورکړے وو، تاسو هغه په ایجنډه باندے هم ایښودے وو خو په هغه ورځ باندے اجلاس او نه شو نو زمونږه هغه کوئسچن پاتے شو۔ اوس زما دا خواست دے که تاسو دا کوئسچن ایجوکیشن کمیټۍ ته ریفر کړئ جی، مونږ ته په مردان کښې ډیر زیات تکالیف دی د دے بورډ آف انټرمیډیټ نه، زما دا یقین دے چه حکومت ته به په دے باند ے څه اعتراض نه وی که دا کوئسچن چه دے ، په دیکښې اپوائنټمنټس کیږی، په 17 ګریډ کښے کیږی، 18 ګریډ کښے کیږی او دغه شان کیږی-----

جناب سپیکر: جی۔جناب لاء منسٹر صاحب۔

حافظ اختر علی: جناب سپیکر صاحب۔

جناب سپیکر: اودریږه جی۔ جی، حافظ اختر علی صاحب۔ چه د دوئ سوال هم واورو۔

حافظ اختر علی: جناب سپیکر صاحب، شکریه۔ اصل کښے دا کوم جواب چه ملاؤ شوے دے نو یقیناً دا بالکل د تسلئ قابل نه دے او په دے باندے زمونږ ډیر زیات تحفظات دی-----

جناب سپیکر: تاسو هم غواړئ چه کمیټۍ ته لاړ شی؟

حافظ اختر علی: جی او، بالکل د دے تائید کوؤ۔

جناب سپیکر: جی لاء منسٹر صاحب۔

وزیر قانون: د دے جواب به اول ورکړمه نو بیا به پرے فیصله اوکړو۔ داسے ده جی چه تر څو پورے د دوئ که دا خیال وی چه که د میرټ نه بغیر کار شوے دے نو یو خو پکښے د Laid down procedure مطابق مکمل جی، په دیکښے اخباری Cuttingsمو ورکړی دی او دا باقاعده په'مشرق' اخبار کښے د دے ایډورټائزمنټ شوے دے او د ټولو پوسټونو ایډورټائزمنټ شوے دے ، د هغے نه پس جی نوټیفیکیشن دے چه کومه کمیټی به دا هیډ کوی، کومه کومه کمیټی به کوم کوم پوسټونو والا اخلی، د هغے کانسټی ټیوشن دے ، د هغے پوره اطلاع ده د هغے نه پس جی Individual merit list دے د Each post، هغه ټول تفصیل

پکښے دے۔ د دے نه علاوه جی بیا چه کله اپوائنټمنټس اوشو نو دغه شان آوازونه اوچت کړے شو چه یره په دیکښے د میرټ نه بغیر کار شوے دے۔ بیا پکښے جی سیکرټری صاحب پخپله انکوائری مقرر کړے وه او هغه انکوائری ئے کړے وه خو دا اپوائپمنټس چه دی بالکل د میرټ مطابق شوی دی او هیڅ داسے څه پرابلم نشته دے خو عبدالاکبر خان صاحب چونکه پارلیمانی لیډر دے ، زمونږه Coalition partner دے نو د دوئ په احترام کښے به مونږ دا کمیټی ته اولیږو ، مونږ ته پرے اعتراض نشته دے۔

Mr. Speaker: Is it the desire of the House that the Question asked by the honourable Member may be referred to the concerned Committee? Those who are in favour of it may say 'Aye' and those against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it; the Question is referred to the concerned Committee.

جناب سپیکر: جی، ثاقب اللہ خان، سوال نمبر؟

جناب ثاقب اللہ خان: سر! سوال نمبر 688۔

جناب سپیکر: جی۔

* 688 _ جناب ثاقب اللہ خان چمکنی: کیا وزیر ابتدائی وثانوی تعلیم ازراہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ محکمہ ایلمنٹری اینڈ سیکنڈری ایجوکیشن صوبہ سرحد میں ڈائریکٹر فزیکل ایجوکیشن دوسرے ماہر مضمون کی طرح انٹرمیڈیٹ کلاسز میں بحیثیت فزیکل ایجوکیشن مضمون پڑھاتے ہیں اور اس مضمون کے نمبرات دوسرے مضامین کے برابر ہوتے ہیں;

(ب) آیا یہ بھی درست ہے کہ سروس سٹرکچر نہ ہونے کی وجہ سے ڈائریکٹر فزیکل ایجوکیشن ماسٹر ڈگری ہولڈرز کو Pay Revised Rules , 1978 میں گریڈ 17 پر سنل دیا گیا تھا اور اب تک اسی گریڈ 17 پر کام کر رہے ہیں جبکہ مساوی کام اور قابلیت کے دوسرے ماہر مضمون اب گریڈ 19 اور گریڈ 20 تک پہنچ چکے ہیں، یعنی ان کو سلیکشن گریڈ، چار درجاتی فارمولا اور اپ گریڈیشن جیسی مراعات سے محروم رکھا گیا ہے;

(ج) آیا یہ بھی درست ہے کہ قومی تعلیمی پالیسی 1972ء تا 1980ء اور 1998ء تا 2010ء میں تعلیم جسمانی پڑھانے والوں کو دوسرے مضامین پڑھانے والوں کی طرح یکساں ترقی اور سروس سٹرکچر کیلئے

سفارش کی گئی ہے مگر اب تک اس پر کوئی عمل در آمد نہیں کیا گیا جبکہ دوسرے صوبوں، وفاقی حکومت اور آزاد کشمیر میں یہ حق پہلے ہی حاصل ہے؛

(د) آیا یہ بھی درست ہے کہ صوبہ سرحد میں تمام تربیتی ادارے برائے اساتذہ PITE/ RITE کی پوسٹیں اپ گریڈ کی گئیں جبکہ مساوی کام کے تربیتی ادارے گورنمنٹ کالج آف فزیکل ایجوکیشن صوبہ سرحد کو محروم رکھا گیا؛

(ه) اگر (الف) تا (د) کے جوابات اثبات میں ہوں تو کیا حکومت اس کیڈر کو یکساں ترقی دینے اور سروس سٹرکچر تیار کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

<u>جناب سردار حسین (وزیر برائے ابتدائی وثانوی تعلیم) (جواب وزیر قانون نے پڑھا):</u> (الف) جی ہاں، یہ درست ہے۔

(ب) جی ہاں، درست ہے۔ کالجوں بشمول ایلمنٹری کالجز میں ڈائریکٹر فزیکل ایجوکیشن ماسٹر ڈگری ہولڈرز کو Pay Revised Rules,1978 میں گریڈ 17 پرسنل دیا گیا تھا اور اب بھی اسی سکیل پر کام کر رہے ہیں۔ بعد میں صوبائی حکومت نے ڈائریکٹر فزیکل ایجوکیشن B-16 کو اپ گریڈ کر کے B-17 ریگولر دیا ہے۔

(ج) جی ہاں، یہ بھی درست ہے۔

(د) جی نہیں۔

(ه) اس ضمن میں وضاحت کی جاتی ہے کہ موجودہ سروس سٹرکچر کی رو سے ڈائریکٹر فزیکل ایجوکیشن کی بھرتی براہ راست پبلک سروس کمیشن کے ذریعے ہوتی ہے جبکہ ADPE، لیکچرر گورنمنٹ کالج آف فزیکل ایجوکیشن اور DPE کی ترقی بحیثیت پرنسپل (BS-18) گورنمنٹ کالج آف فزیکل ایجوکیشن سات سالہ سروس کی بنیاد پر کی جاتی ہے، تاہم مناسب سروس سٹرکچر کی تیاری زیر غور ہے۔

<u>Mr. Speaker:</u> Any supplementary?

<u>جناب ثاقب اللہ خان چمکنی:</u> ډیره مهربانی، جناب سپیکر صاحب۔ زما جی په جز (د) او (ه) باندے اعتراضات دی جی۔ وړومبے خو جی دوئ مونږ ته په جواب کښے دا وئیلی دی، په جز (د) کښے چه 'جی نہیں'۔ حقیقت دا دے سر چه پرنسپل کوم د پراونشل انسټی ټیوټ آف ټیکنالوجی وی کنه سر، هغه ګریډ 20وی جی او هم دغه ټیچنګ کیډر چه دا فزیکل ایجوکیشن دے، د هغه ګریډ 18دے جی، نو

محرومی شته دے۔ بل سر که تاسوجز(ه) کښے دا اخرینے اوګورئ جی، په هغے کښے لیکی: "تاهم مناسب سروس سٹرکچر کی تیاری زیر غور ہے"، سر، دیکښے ډیپارټمنټ د دے اسمبلئ او د دے August House violation هم کړے دے او د دے پریویلج ئے همViolate کړے دے جی۔ سر، د دے سوالونو به زهٔ تاسو ته Backgrounds درکړمه چه دا سوالونه ټول وړومبے قمرعباس صاحب 1993 کښے راوچت کړی وو، هم دغه جوابونه ډیپارټمنټ ورکړل جی۔ بیا فضل سبحان صاحب په 1997 کښے راوچت کړل، هغه جوابونه بیا ورکښے ډیپارټمنټ ورکړل جی۔ بیا جی عبدالاکبرخان صاحب دلته ناست دے جی، دوئ دا سوال اوچت کړو، هم دغه سوالونه وو جی، هغه هغه وخت سره 2004 کښے سټینډنګ کمیټئ ته لاړل جی او 15 نومبر2005 کښے هغه رپورټ اسمبلئ Adopt کړو او سفارشونه ورکښے اوشو جی۔ په هغے کښے جی سن93ء نه تر اوسه پورے یولس دولس، بلکه زیات کالونه اوشو او دا چه کوم د سټینډنګ کمیټئ رپورټ او سفارشونه Adopt شوی دی، د هغے هم پینځه شپږ کاله اوشو او اوس هم ډیپارټمنټ دا لیکی چه: "تاهم مناسب سروس سٹرکچر کی تیاری زیر غور ہے" نو سر مونږه چه سوالونه کوؤ، سټینډنګ کمیټئ ته راځی، بیا په هغے باندے سر دومره د حکومت پیسه لګی، ټائم ضائع کیږی، ممبران صاحبان راځی، بیا هغه Adopt شی نو زما خو خیال دا دے چه ایجوکیشن ډیپارټمنټ د ټول پروسیجر هډو څه وقعت نه ګڼړی، د هغوی په خیال کښے خو دا هسے ګپ شپ دے جی، ګنی هغه سفارشات ولے نه شی۔۔۔۔

جناب سپیکر: اودریږئ جی۔

جناب ثاقب اللہ خان چمکنی: زما ریکویسټ دا دے سر۔۔۔۔

جناب سپیکر: دا دوئ چه واورو، ګورنمنټ نه واورو، جواب واورو۔

جناب ثاقب اللہ خان چمکنی: نو زما ریکویسټ به ورکښے دا وی منسټر صاحب ته چه دا جی کمیټئ ته اولیږئ چه د دے مونږ تپوس اوکړو ډیپارټمنټ نه چه دا ولے دومره ټائم Adopted سفارشاتو باندے عمل نه دے شوے؟ او دیکښے سر که ټائم پیریډ راکړئ چه دوه میاشتو کښے دننه دننه دا کار اوشی جی۔

جناب سپیکر: جی ټهیک ده۔ جناب لاء منسټر صاحب، آنریبل لاء منسټر صاحب۔

بیرسٹر ارشد عبداللہ (وزیر قانون): بالکل دوئ صحیح اوویل، زمونږ چمکنی صاحب او ماته پرے هیڅ اعتراض نشته، کمیټۍ ته د لاړ شی او ټائم فریم چه ورله بیا کمیټی څه ورکوی، انشاء اللہ ډیپارټمنټ به هم هغه شان کوی۔

جناب سپیکر: Law Minister Sahib, thank you very much۔ دا پرون یو جرګه کښنے زۀ ناست وومه چرته او دا خبره ماته هم شوے وه نو دا د بنه اوکړل او د دے به څه Positive result راوباسئ۔ Is it the desire of the House that the Question asked by the honourable Member may be referred to the concerned Committee? Those who are in favour of it may say 'Aye' and those against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. The Question is referred to the concerned Committee.

کمیٹی کے سربراہ صاحب بیٹھے ہیں، اسی ہفتے میں، محتیار علی خان صاحب آپ کو بتا رہا ہوں، اسی ہفتے میں اس کا اجلاس بلائیں گے اور اس پر کام شروع کریں گے اور ثاقب اللہ خان جس طرح فرماتے ہیں Specific period میں اس کا رزلٹ نکالیں گے۔ تھینک یو، جی۔

جناب ثاقب اللہ خان چمکنی: ډیره مهربانی، جناب سپیکر صاحب۔

جناب سپیکر: جناب جاوید اقبال صاحب، آنریبل ممبر جاوید اقبال صاحب، سوال نمبر 716۔

* 716 _ انجینئر جاوید اقبال ترکئی: کیا وزیر تعلیم ازراہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ ضلع صوابی میں گورنمنٹ ہائی سکول شیوہ کے طلباء اور گورنمنٹ کالج شیوہ کے طلباء کو ایک ہی عمارت میں پڑھایا جاتا ہے؛

(ب) آیا یہ بھی درست ہے کہ سکول اور کالج کے طلباء کی عمروں میں تضادات کے نتیجے میں ماحول، پڑھائی کے طریقہ کار، طلباء کے رہن سہن اور مزاجوں میں بڑا فرق ہوتا ہے جس کی وجہ سے ایک ہی عمارت میں سکول اور کالج کے طلباء کی پڑھائی سے مثبت نتائج برآمد نہیں ہو سکتے؛

(ج) آیا یہ بھی درست ہے کہ صوبہ بھر میں ہائی/ہائر سیکنڈری سکولز اور کالجوں کی الگ الگ عمارتیں ہیں اور مذکورہ بالا سکول اور کالج کے سوا کسی بھی مقام پر سکول اور کالج ایک ہی عمارت میں نہیں ہیں؛

(د) اگر (الف) تا (ج) کے جوابات اثبات میں ہوں تو حکومت ہائی سکول شیوہ اور گورنمنٹ کالج شیوہ کیلئے الگ الگ عمارتیں فراہم کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

جناب سردار حسین (وزیر برائے ابتدائی وثانوی تعلیم) (جواب وزیر قانون نی پڑھا): (الف) جی نہیں، کیونکہ گورنمنٹ ہائی سکول شیوہ کے طلباء اور گورنمنٹ کالج شیوہ کے طلباء کو ایک ہی چار دیواری کے اندر دو علیحدہ علیحدہ عمارتوں میں پڑھایا جاتا ہے۔

(ب) جی ہاں، یہ درست ہے لیکن علیحدہ علیحدہ عمارتوں میں پڑھنے کی وجہ سے طلباء کی پڑھائی پر کوئی اثر نہیں ہے۔

(ج) جی ہاں، یہ بھی درست ہے لیکن موجودہ کالج کی عمارت پہلے سے ہائر سیکنڈری سکول کیلئے تعمیر کی گئی تھی لیکن بعد میں مقامی لوگوں کے مطالبہ پر حکومت وقت نے یہ عمارت کالج کے حوالے کی۔

(د) چونکہ مقامی لوگوں کے مطالبہ پر حکومت وقت نے یہ عمارت کالج کے حوالہ کی تھی لیکن بعد میں 14 کنال اراضی پر ہائی سکول شیوہ کیلئے 8 کلاس رومز تعمیر کئے گئے جو کہ ہائی سکول شیوہ کے 800 طلباء کیلئے ناکافی ہیں اس لئے اگر مزید 10 کمرے مع ایڈمنسٹریشن بلاک تعمیر کئے جائیں تو اس صورت میں سکول کو اس بلڈنگ میں شفٹ کیا جائے گا جس کی وجہ سے سکول اور کالج کا دو علیحدہ عمارتوں میں چلانا ممکن ہو جائے گا جس پر حکومت غور کر رہی ہے۔

Mr. Speaker: Ji, any supplementary?

انجینئر جاوید اقبال ترکئی: سپیکر صاحب! زۂ د دے کوئسچن چه کوم ما کړے دے، د دے Answer نه Satisfy نه یمه جی۔ دا یو Particular case دے زما په Constituency کښے صرف یو کالج دے او د هغے مسئله دا ده چه کالج او سکول په یو Premises کښے دی جی او ما چه کوم کوئسچن کړے دے، هغے کښے وائی چه دا بالکل درسته ده چه صوبه سرحد کښے دا یو پوزیشن دے چه سکول او کالج په یو ځائے باندے دی جی۔۔۔۔

جناب سپیکر: دا انټر کالج دے که نه ډګری کالج؟

Engineer Javed Iqbal Tarakai: No, It's a Degree College.

بیرسٹر ارشد عبداللہ صاحب (وزیر قانون): دا سے ده چه جی۔۔۔۔۔

مفتی سید جانان: دیکښے زۂ یو ضمنی سوال کوم جی۔

جناب سپیکر: او دا به هم د دغه صوابئ متعلق وی، د خپل هنګو به پکښے نه راا وباسے جی۔

مفتی سید جانان: هنگو خو جی نه را او باسم۔

جناب سپیکر: دوئ سره ډیټا نه وی جی، دے ډیپارټمنټ سره۔۔۔۔۔۔

مفتی سید جانان: زۀ خو وایم، زۀ خو جی د صوابئ نه یم، زۀ خو د هنگو یم جی۔

جناب سپیکر: مفتی صاحب!۔۔۔۔

مفتی سید جانان: زۀ یو عرض او کړم جی تاسو ته، هم دغه شان یو هائی سکول دے زمونږ کلی کښے، د هغے بچی پرائمری سکول کښے، مطلب دا دے پرائمری او هائی درے کمرے دی جی، ټول سکول ورته وئیلے کیږی۔ او تاسو ته مو جی دا خبره کړے هم وه۔

جناب سپیکر: اودریږه جی، د منسټر صاحب نه د دغے سوال جواب واورو نو دا بل ضمنی سوال دے، دا به۔۔۔۔۔۔

مفتی سید جانان: دا خو جی هم دغے سره متعلق دے۔

جناب سپیکر: دا خو اوس فریش سوال دے، ته نیک سړے یے جی تاسو ته به زۀ بل ټائم چه څنگه وایئ، هغه شان به او کړو۔

مفتی سید جانان: دا خو جی ستاسو وینا ده جی، پینځه میاشتے شوے دی او عمل نه دے شوے وربانده، دا ستاسو وینا ده جی۔ د هغه ځائے نه لږ۔۔۔۔۔۔

وزیر قانون: دا خو بیا د فریش کوئسچن راوړی یا د څه ایډجرنمنټ موشن پکښے راوړی جی۔

جناب سپیکر: دا خو فریش کوئسچن دے کنه مفتی صاحب، فریش کوئسچن کښے راځی۔جی آنریبل لاء منسټر صاحب۔

وزیر قانون: داسے ده جی، زما د ورور جاوید اقبال خان خبره بالکل صحیح ده۔ دا هائی سکول چه کوم وو، د دے اپ گریډیشن اوشو، دا بیا کالج شو نو هغه Existing belt، چه کومه چاردیواری ده، باؤنډری وال دے، هغے کښے دننه دوه بلډنگز دی، یو د سکول دے یو د کالج دے خو د دوئ خبره ټهیک ده چه د هائر سیکنډری سکول یا هائی سکول چه کوم دے دا شروع کیږی، Starting ئے

Class 6thدے او بیا کالج ختمیږی په Fourth yearباندے نو د شپږم ماشوم او د څوارلسم ماشوم، دا لکه هسے خو۔۔۔۔۔

Engineer Javed Iqbal Tarakai: Interaction.

وزیر قانون: صحیح، ٹهیک لګیا یم؟

انجینئر جاوید اقبال ترکئی: بالکل صحیح۔

وزیر قانون: ښه جی، دغه به اوشی خیر دے۔دا سے دے جی چه یره دا Bifurcate کول هم غواړی خو دے د پاره به اوس کم ازکم نوے ځائے اغستل او دے باندے بیا جی لکه دا مشکلات پراونشل ګورنمنټ ته شته، که ایم پی اے صاحب کوآپریشن اوکړی ډیپارټمنټ سره او سی ایم صاحب دوئ له څه کمرے ورکړی، د هغے نه یو لس کمرے یا یو دوه کمرے۔۔۔۔۔

انجینئر جاوید اقبال ترکئی: نه جی، سپیکر صاحب! زهٔ څه بل څه غواړم جی۔

وزیر قانون: نو دغه به ورته بیا Bifurcateکړو جی۔

انجینئر جاوید اقبال ترکئی: زما دا د کمرو مسئله نه ده جی۔ سپیکر صاحب! دا کوئسچن مونږه د دے د پاره کوؤ چه په دے سسټم کښے بهتری راشی جی، که تاسو په دے مسئله باندے ځان پوهه کړو، تاسو پرے پوهه شوئ جی او یو Premises کښے هم سکول دے هم ډګری کالج دے جی۔

جناب سپیکر: او دا ایریا څومره ده؟

انجینئر جاوید اقبال ترکئی: نو اوس زهٔ به ورله څه کمرے ورکړم۔ اول خو ماته دے ایجوکیشن کښے فنډ نه ملاویږی۔

جناب سپیکر: د دے سکول ایریا څومره ده؟

انجینئر جاوید اقبال ترکئی: د دے سکول ایریا ماته Exactنه ده پته خو 2002 کښے دا سکول جوړ شوے وو جی۔

جناب سپیکر: هسے اندازتاً، جریب به وی، دوه جریبه به وی؟

انجینئر جاوید اقبال ترکئی: نه دا ډیره ده، جریبونو نه زیاته ده، تقریباً کم ازکم پچیس، تیس جریب به وی جی۔

جناب سپیکر: نو دا خو بیا ډیره زیاته ده۔

انجینئر جاوید اقبال ترکئ: مونږ بل څه وایو جی، مونږ وایو چه دا سکول د بل ځائے ته شفټ شی یا کالج د بل ځائے ته شفټ شی جی، دا د کمرو مسئله نه ده چه زهٔ ورله کمرے ورکړم، دا مسئله به حل شی جی۔

جناب سپیکر: ٹھیک شوه جی، ٹھیک شوه جی۔

انجینئر جاوید اقبال ترکئ: Excuse me, Sir. نو دوئ د مونږ له ایشورنس را کړی۔

جناب سپیکر: ٹھیک شوه، ٹھیک شوه جی۔ آنریبل منسٹر صاحب، دا چه دومره لویه رقبه ده کنه جی۔

وزیر قانون: او جی۔

جناب سپیکر: څه د Bifurcation څه طریقه ورله دغه کړئ۔

وزیر قانون: Bifurcation ورله کوؤ، دوئ د یو څو کمرے مونږ سره اومنی نو بس بیا به ورله اوکړو جی کنه۔

انجینئر جاوید اقبال ترکئ: چه څه د اومنل هغے نه به بیا ګرځے نه ګورے، منسټر صاحب!

وزیر قانون: زهٔ به ئے جی کښینوم------

انجینئر جاوید اقبال ترکئ: تاسو اکثر وعدے کوئ بیا ئے برابروئ نه ما سره۔

وزیر قانون: بنه جی، بنه بنه۔

میاں افتخار حسین (وزیر اطلاعات): زهٔ جی، یو سیکنډ جی، یو سیکنډ جی، دا مسئله به حل شی جی-----

جناب سپیکر: جی میاں افتخار صاحب! او بیا به د مفتی صاحب مسئله هم حل کړئ۔

وزیر اطلاعات: نه جی، دا د دوئ د سوال په حواله خبره کوم، چونکه جواب خو ډیر مناسب راغلو۔ دا سے ده جی، یو کالج دے بل سکول دے، دا یو ایلیمنټری دغه دے بل هائر سیکنډری سره تعلق لری، وزارتونه ئے جدا دی، ټیکنیکل خبره ده، په دیکښے به دواړه ډیپارټمنټونه په خپلو کښے کښینی، فنانس پکښے هم شامل

دے نو بالکل دا خو ښه خبره نه ده، سکول کالج خو هسے هم جدا وی، زمکه هم ډیره ده. مسئله به ورله په دے باندے حل کوئ چه دواړه ډیپارټمنټونه به کښینی.

جناب سپیکر: ٹھیک شوه جی.

وزیراطلاعات: فنانس والا به کښینی او هغه به ورله جدا کړی.

جناب سپیکر: خو دا به ستا مشرئ کښے کښینی جی.

وزیراطلاعات: تشکر جی.

جناب سپیکر: ډیره شکریه. دا د مفتی صاحب والا خبره به هم بیا میاں صاحب! ته حل کوے.

انجینئر جاوید اقبال ترکئ: او.

جناب سپیکر: د مفتی جانان صاحب والا یو مسئله ده، دا به هم ورسره حل کوے. سردار اورنگزیب خان، سوال نمبر 766.

* 766 _ سردار اورنگزیب نلوٹھا: کیاوزیر ورکس اینڈ سروسز ازراہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ چیڑ سجی کوٹ روڈ ایبٹ آباد کی منظوری کے بعد ٹینڈر بھی ہو گئے تھے؛

(ب) آیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ روڈ کیلئے فنڈز کی منظوری بھی دی گئی تھی؛

(ج) اگر (الف) اور (ب) کے جوابات اثبات میں ہوں تو:

(i) مذکورہ روڈ کا ٹینڈر کب ہوا اور اس کی منظوری کب دی گئی؛

(ii) مذکورہ روڈ کیلئے فنڈز دستیاب ہونے کے باوجود ٹھیکیدار نے کام کیوں ادھورا چھوڑ دیا ہے؛

(iii) حکومت مذکورہ روڈ کب تک مکمل کرنے کا ارادہ رکھتی ہے، تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب امیر حیدر خان (وزیر اعلیٰ) (جواب وزیر قانون نے پڑھا): (الف) جی ہاں۔

(ب) جی ہاں، مذکورہ بالا روڈ کیلئے فنڈز کی منظوری دی گئی تھی، تاہم فنڈز بروقت جاری نہیں کئے گئے۔

(ج) (i) مذکورہ روڈ کا ٹینڈر 03-07-2007 کو جاری ہوا اور ورک آرڈر 27-07-2007 کو جاری ہوا اور اس کی تکمیل جون 2010 میں مقرر ہے۔

(ii) فنڈز بروقت جاری نہ ہونے کی وجہ سے کام میں کچھ تاخیر ہوئی، تاہم روڈ مکمل کر لیا گیا ہے۔

(iii) مذکورہ سڑک پری مکس کے علاوہ پہلے سے مکمل تھی اور پری مکس کا کام نومبر 2009 میں مکمل کیا گیا ہے۔

جناب سپیکر: پکښے نور څه شته، آگے کوئی سپلیمنٹری ہے؟

سردار اورنگزیب نلوٹھا: جی، سپلیمنٹری ہے۔ جناب سپیکر صاحب! یہ جس روڈ کیلئے میں نے کوئسچن بھیجا ہے، یہ میرے حلقے سے Related ہے بلکہ میری یونین کونسل میں یہ روڈ بنی ہے۔ ایک تو مجھے جواب نامکمل دیا گیا ہے، نہ تو اس کی تخمینہ لاگت اس میں رکھی گئی ہے اور نہ اس کی لمبائی رکھی گئی ہے اور دوسرا جناب، اس کا ورک آرڈر جاری ہوا ہے 2007-07-27 کو، انہوں نے اس کی تکمیل کیلئے جون 2010 کا ٹائم مقرر کیا ہے جبکہ سپیکر صاحب، میرے حلقے میں ابھی ایک پچپن کلومیٹر روڈ کا ٹینڈر ہوا ہے جس کی تکمیل کیلئے صرف ایک سال کا عرصہ انہوں نے مقرر کیا ہے اور یہ دو کلومیٹر روڈ کیلئے تین سال کا عرصہ انہوں نے مقرر کر رکھا ہے، تو جواب میں انہوں نے غلط بیانی کی ہے اور آپ نے خود رولنگ دی تھی کہ اگر کوئی بھی محکمہ غلط بیانی سے کام لے گا، سوال کے جواب دینے میں تو اس کے خلاف کارروائی کی جائے گی۔ جناب سپیکر صاحب، اس روڈ میں انتہائی کرپشن کی گئی ہے، اس کی۔۔۔۔

جناب سپیکر: نہیں، وہ اگر ہو، آپ پریویلج موشن لے آئیں نا، اگر یہ غلط بیانی کی گئی ہو۔

سردار اورنگزیب نلوٹھا: جی وہ میں لاؤں گا اور میری یہ درخواست ہے۔۔۔۔

جناب سپیکر: ابھی ضمنی کوئسچن اس میں Proper کیا ہے آپ کا؟

سردار اورنگزیب نلوٹھا: ضمنی کوئسچن یہ ہے جی کہ جو انہوں نے لکھا ہے کہ تین سال کی معیاد انہوں نے اس کو مکمل کرنے کیلئے دی ہے، آیا اس روڈ کیلئے تین سال کی معیاد رکھی گئی تھی یا کم رکھی گئی ہے؟

حاجی قلندر خان لودھی: جناب سپیکر۔

جناب سپیکر: لودھی صاحب، جی قلندر خان لودھی صاحب۔

حاجی قلندر خان لودھی: شکریہ، جناب سپیکر۔

جناب سپیکر: ضمنی سوال۔

حاجی قلندر خان لودھی: جناب سپیکر! یہ بڑا Important سوال ہے، اورنگزیب صاحب نے جو سوال کیا ہے اور ان کا جو ضمنی ہے وہ بھی بہت Important ہے کہ دو کلومیٹر روڈ کیلئے تین سال، تو ایک سال کے

بعد اس کا تخمینہ کتنے گنا بڑھ جاتا ہے، یہ کتنا بڑا بوجھ بن جاتا ہے لیبیٹی بن جاتی ہے اس صوبے کی، تو اس لئے اس کا Specific time ہونا چاہیئے اور In time فنڈ ایلوکیشن بھیجنے کی کوشش کی جائے۔

جناب سپیکر: جی۔ جناب آنریبل منسٹر صاحب، آنریبل لاء منسٹر صاحب۔

بیرسٹر ارشد عبداللہ صاحب (وزیر قانون): یہ اس طرح ہے جی، ایک تو یہ پچھلی گورنمنٹ کے وقت کا یہ پراجیکٹ تھا اور اس گورنمنٹ نے In time جو ہے پیسے اس کیلئے نہیں ریلیز کئے۔ ہم نے آکر جو یہ اتنی Financial constraints ہیں ہماری، اس کے باوجود انشاء اللہ اس کا جو Given time ہے Completion کا جون 2010، We will hit our target انشاء اللہ، اور جو ڈیڈ لائن دی گئی ہے، وہ Complete ہو گی۔ اگر آپ کو کوئی شکایت ہے، ایم پی اے صاحب کو، کوالٹی وائز یا جو بھی ہے تو He should be moved specific about it. اور نیا سوال لائیں، ہم سے رابطہ کریں انشاء اللہ، تو یہ جون 2010 میں انشاء اللہ Complete ہو جائیگی۔

سردار اورنگزیب نلوٹھا: جناب سپیکر صاحب۔

جناب سپیکر: جی سردار صاحب! کیوں Satisfy نہیں ہوئے؟

سردار اورنگزیب نلوٹھا: جناب، میری یہ درخواست ہے کہ اس روڈ میں بے تحاشہ کرپشن کی گئی ہے۔ میرا یہ کوسچن کمیٹی کے حوالے کیا جائے اور اس پر انکوائری ہونی چاہیئے اور جن لوگوں نے اس میں کرپشن کی ہے اور غیر ذمہ داری کا ثبوت دیا ہے، ان کے خلاف کارروائی ہونی چاہیئے۔

جناب سپیکر: جی، آنریبل لاء منسٹر صاحب۔

(وزیر قانون): دیکھیں جی، ایک تو یہ نیا کوسچن ابھی ایک قسم کا لے آئے ہیں کہ کرپشن ہوئی ہے، الزام لگایا ہے انہوں نے، تو کرپشن کی کوئی Basis بھی ہونی چاہیئے، Allegation کے کوئی Solid grounds ہونی چاہئیں۔ ابھی ہوا میں، اب جس طرح ہم کہتے ہیں کہ پورا پاکستان Corrupt ہے تو یہ تو کوئی بات نہیں ہے جی۔

جناب سپیکر: اور سردار صاحب! ویسے بھی آپ کے سوال میں مجھے کہیں کرپشن کا عنصر نظر نہیں آرہا ہے۔

سردار اورنگزیب نلوٹھا: جناب سپیکر صاحب، میں اس حلقے کی نمائندگی۔۔۔۔

جناب سپیکر: نہیں، جو آپ کے سوال میں۔۔۔۔

سردار اورنگزیب نلوٹھا: جناب سپیکر صاحب، میں اس حلقے کی نمائندگی کرتا ہوں۔

جناب سپیکر: وہ تو ٹھیک ہے، کون انکار کرتا ہے؟

سردار اورنگزیب نلوٹھا: میں آپ سے عرض کرتا ہوں۔ ہوتا اس طرح ہے کہ ٹھیکیدار کام لے لیتے ہیں پھر وہ آگے کام کسی اور سے کرواتے ہیں اور یہاں پر بھی اسی طرح ہوا ہے، کام کسی اور ٹھیکیدار کا تھا، موقع پر کسی اور نے کیا ہے۔ جو پری مکس روڈ پر ڈالی گئی ہے نومبر 2009 میں، اب اس میں گڑھے پڑ گئے ہیں۔ وہ اس نے گورنمنٹ کا جو پلانٹ تھا، اس سے وہ پری مکس انہوں نے نہیں لیکر گیا ٹھیکیدار نے، اس کا اپنا ایک پلانٹ ہے، اس سے اس نے وہ پری مکس اس پر ڈالی ہے۔ اس لئے میں ریکویسٹ کرتا ہوں، اگر آپ چاہتے ہیں، منسٹر صاحب بھی چاہتے ہیں اور میرے سارے معزز ممبران چاہتے ہیں تو ہمیں ان چیزوں پر کنٹرول کرنا چاہیئے، گورنمنٹ کے پیسوں کا جو ضیاع ہو رہا ہے، اس پر اگر ہم نوٹس لیں تو میرے خیال کے مطابق یہ کوئسچن کمیٹی کے حوالے ہونا چاہیئے۔

جناب سپیکر: جی آنریبل لاء منسٹر صاحب۔

وزیر قانون: نہیں جی، نہیں۔ ہم Agree نہیں کرتے۔ ہمارا یہ خیال ہے کہ اگر انہوں نے ابھی نیا الزام لگایا ہے تو He should come up with solid reasons، کوئی Logic، کوئی ثبوت، کچھ ایسا تو نہیں ہے۔ باقی ایوان سے پوچھ لیں جی، سوال کے متعلق۔

Mr. Speaker: Is it the desire of the House that the Question asked by the honourable Member may be referred to the concerned Committee? Those who are in favour of it may say ‘Aye’ and those against it may say ‘No’.

(The motion was defeated)

سردار اورنگزیب نلوٹھا: میں حکومت کو مبارکباد پیش کرتا ہوں جی، آپ تحفظ کر رہے ہیں؟

Mr. Speaker: Dr. Zakirullah Khan Sahib, not present. Ahmad Khan Bahadur Sahib.

جناب احمد خان بہادر: بسم اللہ الرحمن الرحیم۔

جناب سپیکر: سوال نمبر اول و وایئ جی۔

جناب احمد خان بہادر: سوال نمبر 656۔

* 656 _ جناب احمد خان بہادر: کیا وزیر زراعت از راہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ محکمہ نے رسالپور ڈپو کے ذریعے کھاد تقسیم کی ہے؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو رسالپور ڈپو کے ذریعے 09-2008 میں کتنی کھاد تقسیم کی گئی ہے، تقسیم کا طریقہ کار کیا تھا، آیا اس میں ایم پی اے کا کوئی کوٹہ مقرر تھا، مکمل ریکارڈ کے ساتھ تفصیل فراہم کی جائے؟

ارباب محمد ایوب جان (وزیر زراعت): (الف) رسالپور ڈپو سے زیادہ تر کھاد کی تقسیم نیشنل فرٹیلائزر مارکیٹنگ لمیٹڈ کے ذریعے سے ہوئی ہے، البتہ کچھ مقدار محکمہ زراعت نے بھی تقسیم کی ہے۔

(ب) ماہ فروری 2009 کے دوران جب یوریا کھاد کا بحران پیدا ہوا تو اس وقت رسالپور ڈپو میں ایک لاکھ 40 ہزار سے زیادہ یوریا کھاد کی بوریاں سٹاک میں موجود تھیں جن میں سے ایک لاکھ 15 ہزار سے زیادہ کھاد کی بوریاں نیشنل فرٹیلائزر مارکیٹنگ نے از خود زمینداروں میں تقسیم کیں جبکہ 26 ہزار 7 سو 48 بوریاں یوریا کھاد کی محکمہ زراعت کے توسط سے تقسیم کی گئیں۔ کھاد کی تقسیم کا طریقہ کار یہ تھا کہ صوبہ سرحد کے 23 اضلاع ماسوائے کوہستان میں قائم کردہ فارم سروسز سنٹرز میں سے 17 فارم سروسز سنٹر جہاں سے کھاد کی طلب ہوئی تھی، کو کھاد فراہم کی گئی تاکہ یہ زمینداروں کو قریبی مراکز پر مقررہ قیمت پر فروخت ہو سکے۔ کھاد براہ راست فارم سروسز سنٹرز کو فراہم کی گئی جس میں ایم پی اے حضرات کا کوئی کوٹہ نہیں تھا۔

جناب سپیکر: سپلیمنٹری سوال پکښے شته؟

جناب احمد خان بہادر: بسم اللہ الرحمان الرحیم۔ جی جناب والا۔ Actually دا سوال چه ما راوړے وو، زما مقصد صرف دیکښے دا وو چه په کومه طریقه کار سره هلته دا خاوره تقسیم شوے وه، فروری 2009ء کښے چه کله دا قحط راغلے وو د خاورے جی۔ هغے باندے زما اعتراض وو جناب والا، د هغے نه خلقو یو کاروبار جوړ کړے وو جی، د پینځو سوؤ روپو نه Per bag د هغے ریټ شروع شوے وو او اخره کښے هغه بیا درے سوه روپو ته راغلے وو۔ جناب والا، هغے کښے داسے هم شوے وه چه نیشنل فرټیلائزر هم دغه کړے وو، یقیناً د هغوی په ذریعه باندے تقسیم شوے وه او د محکمه زراعت په ذریعه هم تقسیم شوے وو خو جناب والا، دواړه غلطے وے، دواړو چه تقسیم کړے وے، د دواړو طریقے غلطے دی۔ Actually زما تعلق چونکه زمینداریٔ سره دے، ماته د دے زیاته پته ده جی، هغے کښے چه کوم غریب کسان وو جی، هغه ډیر زیات تکلیف کښے

وو، هغوی ته بالکل خاوره نه وه ملاؤ شوے بلکه هغوی ته به ئے وئیل چه مونږ له د زمکو فردونه راوړئ او داسے کسان هم پکښے شته جناب والا، زه په فلور باندے د هغوی نوم اغستل نه غواړم، داسے کسان هم شته چه هغوی دوه دوه زره، پینځه پینځه زره بوجئ وړی دی جی۔

جناب سپیکر: اوس دیکښے د ضمنی سوال څه دے ؟

جناب احمد خان بہادر: جی جناب والا، زما ضمنی دا دے جی چه د دوئ په دے طریقے، ایم پی اے کوټه خو جی یقیناً نه وه خو د ډیرو خلقو په چیټونو باندے به هغه تقسیمده، زما جی دیکښے ضمنی سوال دا دے چه د دے د باقاعده انکوائری اوشی او په دے باندے چه څوک دغه وو جی، چا ته گناه وه هغوی ته د سزا ورکړے شی جی۔

Mr. Speaker: Ji, honourable Minister for Agriculture.

جناب عبدالستار خان: جناب سپیکر صاحب! سپلیمنٹری سر۔

جناب سپیکر: جی شیر کوہستان (قہقہہ) عبدالستار خان صاحب۔

جناب عبدالستار خان: تھینک یو، سر۔ جناب سپیکر، مجھے افسوس بھی ہوا اس سوال کو دیکھتے ہوئے، اس کے (ب) جز کا انہوں نے جواب دیا ہے۔ جز (ب): "کھاد کی تقسیم کا طریقہ کار یہ تھا کہ صوبہ سرحد کے 23 اضلاع ماسوائے کوہستان میں قائم کردہ فارم"، تو اس میں سر، مجھے نہایت افسوس ہے کہ ہمارے پاکستان کا اور صوبہ سرحد کا ایک پسماندہ ترین ضلع، غریب ترین ضلع، جو ہمارے اس وقت کے اہل لوگوں کو نظر نہیں آ رہا کہ ہمیں اس سے استثنٰی کیا گیا ہے کیا ہمارے پاس زمینیں نہیں ہیں، کیا ہمیں ضرورت نہیں ہے کھاد وغیرہ کی؟ تو میں صرف یہ کہ ایک پسماندہ ضلع کو انہوں نے کیوں اس سے الگ کیا ہے؟

Mr. Speaker: Ji, honourable Minister for Agriculture, please.

ارباب محمد ایوب جان (وزیر زراعت): جناب سپیکر صاحب، زهٔ ستاسو ډیر زیات مشکور یمه۔ د احمد خان بهادر دا سوال چه دے جناب سپیکر صاحب، دا ډیر اهم سوال دے۔ هغه د دے پاره چه د فرټیلائزر څومره کمپنیانے هم سپیکر صاحب، دی، دا 92-1991 کښے زهٔ ممبر وومه، اپوزیشن ممبر، مونږ اووه کسان وو او 92-1991 کښے دا پرائیویټائزیشن پراسس ډیر تیزئ سره شروع شو نو هغے کښے هغه وخت کښے جناب سپیکر صاحب، اووه کارخانے وے د

فرټیلائزر، هغه ټولے پرائیویټ سیکټر ته لاړلے۔ هغه وخت کښے جناب سپیکر صاحب، ما ایډ جرنمنټ موشن هم کړے وو چه یره دا ټهیک دے European countries کښے او یو US کښے دا پرائیویټائزیشن پراسسز ډیر تیزئ سره وو خو بعضے ډیر اهم څیزونه چه وو هغه ډیر سوچ سمجھ سره پرائیویټائزیشن طرف ته تلے وو نو جناب سپیکر صاحب، هغه وخت کښے این ایف سی، نیشنل فرټیلائزر کارپوریشن، یو کارپوریشن وو د وفاق په سطح جی، نو دا څومره اووه واړه کارخانے چه وے سپیکر صاحب، دا د حکومت وے او نیشنل فرټیلائزر کارپوریشن چه دے د هغے دا ډیوټی وه چه هر یو صوبے ته هغه خپل حصه اورسوی۔ چرته چه به Shortage وو جی، هلته نیشنل فرټیلائزر کارپوریشن، او بل کار به دا وو جی چه From factory to market هغه پیسے هم به فیکټرئ پریکولے جی۔ اوس جناب عالی، هغه کارخانے خو لاړے پرائیویټ سیکټر ته جی او دلته دا څومره کمپنیانے چه دی، د دوئ خپل ډیلر شپ دے جی Through out the Province او نور پاکستان کښے جی، نو په هغے کښے دا څومره کارخانے چه دی د دوئ خپل ډیلر شپ دے، د هغوی په ذریعه باندے هغه تقسیموی جی۔

جناب سپیکر: د حکومت پکښے څه کار نشته؟

وزیرزراعت: حکومت پکښے کار نشته جی، ولے چه دا پرائیویټ سیکټر ته لاړلے جی خو۔۔۔۔

جناب سپیکر: نه دا رسالپور ډپو کښے څه سسټم داسے وو چه که حکومتی سطح باندے تقسیم شوے وے ؟

وزیرزراعت: جناب عالی! دا خو پرائیویټ سیکټر ته لاړلے، دیکښے اوس کله نا کله مونږ داسے کوؤ چه مونږ ته ضرورت وی، لکه دا اوس چه کوم سوال دے، زهٔ که دے طرف ته ستاسو اجازت وی نو زهٔ به راشمه، نو دلته نیشنل فرټیلائزر مارکیټنګ لمیټډ دا د حکومت یو اداره ده جی، هغه این ایف سی چه کوم وو هغه اوس دیخوا بدل شو جی۔ اوس دوئ هم فرټیلائزر تقسیموی خو دوئ هغه فرټیلائزر تقسیموی چه کوم بهر نه Import کیږی او احمد خان بهادر چه کوم کوئسچن کړے دے، هغه بالکل Relevant دے، I agree with him، هغه دے د

پاره چه دلته زمونږ چه کوم هغه راغلے دی جی، دا ایک لاکھ 40 هزار بورئ د دے ډپو دے دلته دے رسالپور کښے سرکاری جی، نو د هغه ځائے نه فیډرل گورنمنټ، دا ستاسو په نالج کښے به وی جی، تاسو زمینداران یئ، پیښور کښے هم دا یوټیلټی سټور ته ئے ډیره یوریا ورکړه، مردان کښے به هم دوئ ته پته وی چه هر یو ضلع کښے هغه فرټیلائزر څه یوټیلیټی سټورز ته لاړل۔ کوم چه رسالپور ته راغلل جی، ایک لاکھ 40 هزار Bagsوو، دوئ ډیر تیزئ سره هغه تقسیمول۔ کوم خدشات چه د احمد خان بهادر دی، هغه بالکل ټهیک دی جی، هغے کښے هغه شوے وو خو چه کله مونږ ته په نوټس کښے راغله جی نو زهٔ مشکور یمه د سټینډنگ کمیټئ د محمد علی شاه باچا، نور ممبران پرویز احمد خان ناست دے، سیکرټری ایگریکلچر، ډیر زیات مشکور یم د ټول خپلو ممبرانو صاحبانو چه مونږ ټول هلته لاړو جی، چائے مو دوئ سره اوڅښکلے او هغوی باندے څومره فرټیلائزر چه وو هغه مونږبند کړل چه دا تاسو نه شئ هغه کولے ځکه چه هغے کښے ډیرے گهپلے روانے وے او د دوئ هغه انفارمیشن، بالکل دا صحیح خبره ده چه هغه مونږ نه مخکښے تلو۔۔۔۔

<u>جناب احمد خان بهادر:</u> جناب سپیکر صاحب! زهٔ جی مطمئن یم، بس ټهیک دے جی۔

(قہقہے،تالیاں)

<u>وزیرزراعت:</u> نه جی۔۔۔۔

<u>جناب سپیکر:</u> بس دا مطمئن شوجی، نو۔

<u>وزیر زراعت:</u> یو منټ جی، نو جناب سپیکر صاحب! دے وخت کښے د دے وضاحت کول ځکه ضروری دی جی چه دا د سټینډنگ کمیټئ ممبران، سیکرټری ایگریکلچر، مونږه هلته لاړو جی نو 27 هزار بورئ چه کومے وے، هغه مونږ فارم سروس سنټرته ورکړے جی۔ اوس دے ځلے مونږ څه چل کړے دے جی؟۔۔۔۔

<u>جناب سپیکر:</u> بس جی، هغوی مطمئن شو۔ (قہقہہ)

<u>وزیرزراعت:</u> چه فرټیلائزر مارکیټنگ کمیټی۔۔۔۔ (قہقہہ)

(تالیاں)

<u>جناب سپیکر:</u> گورئ جی، هغوی ښه خوشحاله شو۔

وزیرزراعت: مارکیټنګ کوم-----

جناب احمد خان بہادر: جناب سپیکرا زۀ د ارباب صاحب ډیره شکریه ادا کوم، ډیر محنت ئے پرے اوکړو جی، ټهیک ده جی، بس-----

(قہقہے)

Mr. Speaker: Thank you, ji; thank you.

جناب عبدالستار خان: جناب سپیکر، میرے سپلیمنٹری کا-----

جناب سپیکر: ملک قاسم خان خٹک۔

وزیرزراعت: دا څیز جی بیا به واپس مونږ ته راځی جی، نو یو خبره کوم جی، Explanation کوم۔

جناب عبدالستار خان: جناب سپیکر، میرے سپلیمنٹری سوال کا جواب نہیں ملا ہے مجھے۔

جناب سپیکر: کونسا؟

جناب عبدالستار خان: جو میں نے سپلیمنٹری سوال کیا تھا کہ کوہستان میں یہ فارم سروس اب تک کیوں نہیں ہے؟

جناب سپیکر: کوہستان کا نام اس میں نہیں ہے نا۔

جناب عبدالستار خان: تو یہ سروس سنٹر کیوں ہمیں نہیں دے رہے ہیں ایک ضلع کو؟ جو پورے 23 اضلاع میں انہوں نے یہ سہولت دی ہے، ایک سنٹر ہمارے لئے کیوں نہیں دے رہے ہیں؟

جناب سپیکر: (قہقہہ) ارباب صاحب! ورکړه دا جواب جی، په دے اوس واوریدے، د دے جواب ورکړئ جی۔

وزیرزراعت: سپیکر صاحب! اصل کښے مخکښے هم زۀ تاسو تالو کښے اووهلم جی، (قہقہہ) هغه اوس مونږ داسے بندوبست کړے دے، دے ځلے جی (تالیاں) دا نیشنل فرټیلائزر مارکیټنګ لمیټډ کوم چه یوریا Import کوی جی، هغے اوس مارکیټنګ هم شروع کړو۔ دے ځلے مونږ څه پیسے کیښودلے چه مونږ ته به خپله حصه راکړئ۔ کومے پورے د دوئ سوال دے د کوهستان، نو هلته غنم نشته نو مونږ یوریا چرته ورکولے شو؟ (تالیاں) خو دوئ د هلته نشاندهی اوس دے ځائے نه اوکړی چه ډیر ورته ورکړو جی۔ ډیره مهربانی۔

جناب عبدالستار خان: جناب سپیکر! میں سینیئر منسٹر صاحب کو، جو ہم میں عمر میں سب سے سینیئر ہیں، بتاؤں گا کہ کوہستان میں گندم بھی ہے، مکئی بھی ہے، لوگ بھی ہیں، زمین بھی ہے-----

جناب سپیکر: آپ (قہقہہ) نشاندہی کریں، وہ بہت زیادہ دینے کو تیار ہیں۔

جناب عبدالستار خان: یہ ہمارے ساتھ کیوں اشنائی، مطلب وہ-----

جناب سپیکر: نہ، انہوں نے تو کلیئر بات کر دی ہے، آپ کو جتنی ضرورت ہو گی آپ کو دے دیں گے۔

Mr. Abdul Satar Khan: Thank you, Sir.

جناب سپیکر: ملک قاسم خان خٹک صاحب۔

حاجی ہدایت اللہ خان (وزیر امور حیوانات): زۀ جی یوه خبره او کړم؟

جناب سپیکر: جی۔

وزیر برائے امور حیوانات: یوه خبره دیکښے دا چه هلته کښے جی دا قدرتی کوم کهاد زیات دے، کوهستان کښے جی۔ هلته د خپلو څاروۆ دغه ډیر زیات دے نو په دے وجه باندے که دوئ ته نه وی ملاؤ شوے نو هلته کښے د څاروۆ هغه کهاد ډیر دے جی۔

جناب سپیکر: د څاروۆ دغه ډیر دے۔

وزیر برائے امور حیوانات: او جی، هغه استعمالوی جی او----

جناب سپیکر: لائیو سټاک ته وائی چه زیاته توجه ورکړئ۔ جی ارباب صاحب۔

(قہقہہ) ارباب ایوب جان صاحب کا مائیک آن کریں۔ دیکھو گورنمنٹ کی طرف سے اچھی اچھی ایشورنسز مل رہی ہیں۔

وزیر زراعت: او جی، دا منسټر صاحب، د څاروۆ منسټر صاحب، حاجی صاحب زمونږ ډیر قابل احترام دے (تالیاں) جناب سپیکر صاحب! هغے د پاره لکه د کوهستان زمونږ ممبر صاحب اووئیل چه یره جوار، جوار تخم راسره ښه Hybrid پروت دے، ما ته د اووائی چه څومره پکار دے، هغه به ورکړمه جی۔ څاروۆ د پاره به هم جی جوار ورته ورکړو۔

جناب سپیکر: ښه جی۔ آپ نے سنا کہ آپ کو کیا Offer ہوئی؟

جناب عبدالستار خان: جی سر، کیا؟

جناب سپیکر: وہ کہتا ہے، منسٹر صاحب کہتا ہے، ٹیکنیکل رائے دے دی کہ آپ کی وہاں پہ جوار کی بہت اچھی فصل ہوتی ہے۔ ہمارے پاس Hybrid seed بہت آیا ہے، اس میں آپ اپنا ڈیمانڈ بتادیں تاکہ کوہستان کیلئے وہ پورا ہو سکے۔

جناب عبدالاکبر خان: وہ تو بغیر فرٹیلائزر کے نہیں ہو سکتا ہے سر۔

جناب سپیکر: جی؟

جناب عبدالاکبر خان: Hybrid جو ہے وہ بغیر فرٹیلائزر کے تو نہیں ہو سکتا، ارباب صاحب تو کہتے ہیں کہ ان کو فرٹیلائزر کی ضرورت ہی نہیں ہے۔

جناب سپیکر: اچھا جی۔ ملک قاسم خان خٹک صاحب جی، موجود نہیں۔ محترمہ شگفتہ ملک بی بی، محترمہ شگفتہ ملک۔ محترمه شگفته ملک صاحبه، سوال نمبر جی؟ تا نه بیا هیر دے بی بی زما خیال دے۔۔۔۔۔۔

محترمہ شگفتہ ملک: زهٔ جی اوس راغلمه۔

جناب سپیکر: سوال نمبر څه دے ؟

محترمہ شگفتہ ملک: اوس راغلم جی، Sorry۔

جناب سپیکر: دا دومره لیټ ولے راځے؟ نیمه غیر حاضری به ستا لګی۔ محترمه شګفته ملک بی بی، سوال نمبر راته اووایئ جی؟

محترمہ شگفتہ ملک: ما ته که لږ وروستو موقع راکړئ جی۔

جناب سپیکر: هن جی؟

محترمہ شگفتہ ملک: لږ وروستو، اخر کښے به راته هغه راکړئ جی۔

جناب سپیکر: سوال نمبر، نه بس دا اخرینے سوال دے ستاسو، بل نشته جی، 875۔

* 875 _ محترمہ شگفتہ ملک: کیا وزیر زراعت از راہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ ضلع پشاور اور نوشہرہ میں محکمہ زراعت میں ملازمین بھرتی کئے گئے ہیں؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو:

(i) گزشتہ دو سالوں کے دوران ضلع پشاور اور ضلع نوشہرہ میں کل کتنے ملازمین بھرتی کئے گئے ہیں، ان ملازمین کو کن کن عہدوں پر تعینات کیا گیا ہے، گریڈ وائز تفصیل فراہم کی جائے؛

(ii) تمام بھرتی شدہ افراد کے نام، ولدیت، سکونت، میرٹ لسٹ، اخباری تراشہ، انٹرویو کیلئے طلب شدہ امیدواروں اوران کے رزلٹ کی علیحدہ علیحدہ تفصیل فراہم کی جائے؟

<u>ارباب محمد ایوب جان (وزیر زراعت)</u>: (الف) ہاں، یہ درست ہے کہ ضلع پشاور اور نوشہرہ میں ملازمین بھرتی کئے گئے ہیں۔

(ب) (i) گزشتہ دو سالوں میں ضلع پشاور میں سترہ ملازمین اور ضلع نوشہرہ میں چار بھرتی کئے گئے ہیں۔

(1)	ضلع پشاور سال2008	فیلڈورکرز (بی پی ایس 1)	3افراد
(2)	ضلع پشاور سال2009	فیلڈاسسٹنٹ (بی پی ایس۔6)	6افراد
		ڈرائیور (بی پی ایس۔4)	1فرد
		فیلڈورکرز (بی پی ایس۔1)	6افراد
		چوکیدار (بی پی ایس۔1)	1فرد
(3)	ضلع نوشہرہ سال2008	فیلڈورکر (بی پی ایس۔1)	2افراد
(4)	ضلع نوشہرہ سال2009	چوکیدار (بی پی ایس۔1)	1فرد
		فیلڈورکر (بی پی ایس۔1)	1فرد

(ب) (ii) بھرتی شدہ افراد کی تفصیل، میرٹ لسٹ، اخباری تراشہ، انٹرویو کیلئے طلب شدہ امیدواران اوران کے رزلٹ کی علیحدہ علیحدہ تفصیل فراہم کی گئی۔

محکمہ زراعت کے بھرتی شدہ افراد برائے ضلع پشاور

نمبر شمار	نام وولدیت	عہدہ بمعہ سکیل	ضلع وسال تعیناتی
1	عمران ولد خائستہ گل	فیلڈورکر بی پی ایس۔1	پشاور، 2008
2	محمد الیاس ولد عمر گل	فیلڈورکر بی پی ایس۔1	پشاور، 2008
3	براہیم ولد یوسف خان	فیلڈورکر بی پی ایس۔1	پشاور، 2008
4	اعجاز الحق ولد محمد اکرم	فیلڈورکر بی پی ایس۔6	پشاور، 2009
5	حیات اللہ ولد نجیب اللہ	فیلڈورکر بی پی ایس۔6	پشاور، 2009
6	ساجد علی ولد عبدالمجید	فیلڈورکر بی پی ایس۔6	پشاور، 2009

7	خرم شہزاد ولد شمس القمر	فیلڈورکر بی پی ایس۔6	پشاور،2009
8	عدنان عارف ولد عارف	فیلڈورکر بی پی ایس۔6	پشاور،2009
9	عرفان اللہ ولد اولس خان	فیلڈورکر بی پی ایس۔6	پشاور،2009
10	انعام اللہ ولد تاج محمد	فیلڈورکر بی پی ایس۔1	پشاور،2009
11	توصیف ولد منصف خان	فیلڈورکر بی پی ایس۔1	پشاور،2009
12	عبداللہ ولد دولت خان	فیلڈورکر بی پی ایس۔1	پشاور،2009
13	ہدایت اللہ ولد شاکر اللہ	فیلڈورکر بی پی ایس۔1	پشاور،2009
14	محمد عالم ولد قاسم خان گل	فیلڈورکر بی پی ایس۔1	پشاور،2009
15	ارشاد علی ولد سبز علی	فیلڈورکر بی پی ایس۔1	پشاور،2009
16	تمین الحق ولد عزیز الحق	ڈرائیور بی پی ایس۔4	پشاور،2009
17	قادر خان ولد نادر خان	چوکیدار بی پی ایس۔1	پشاور،2009

محکمہ زراعت کے بھرتی شدہ افراد برائے ضلع نوشہرہ

نمبر شمار	نام وولدیت	عہدہ بمعہ سکیل	ضلع وسال تعیناتی
1	حیدر حیات ولد خضر حیات	فیلڈورکر بی پی ایس۔1	نوشہرہ
2	عبدلوحید ولد عبدالعزیز	فیلڈورکر بی پی ایس۔1	نوشہرہ
3	اقبال دین ولد زور طالب	چوکیدار بی پی ایس۔1	نوشہرہ
4	انعام اللہ ولد امین اللہ	فیلڈورکر بی پی ایس۔1	نوشہرہ

محترمہ شگفتہ ملک: Satisfy یم جی۔

غیر نشاندار سوالات اوران کے جوابات

768 _ ڈاکٹر ذاکر اللہ خان: کیاوزیرورکس اینڈسروسز ازراہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیایہ درست ہے کہ ضلع ایبٹ آباد اور ضلع مانسہرہ میں محکمہ ہذاکی ہزاروں کنال اراضی موجود ہے;

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو مذکورہ دونوں اضلاع میں محکمہ کی کل کتنی کنال اراضی موجود ہے، کہاں کہاں پر کتنی کنال اراضی واقع ہے اور کس کے زیر استعمال ہے، مکمل تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب امیر حیدر خان (وزیراعلیٰ): (الف) ضلع ایبٹ آباد: جی ہاں، سرکاری اراضی موجود ہے تاہم ہزاروں کنال میں نہیں ہے۔ محکمہ ہذا کے روڈ سب ڈویژن نمبر 1 کے علاقہ میں 290 کنال 16 مرلے اراضی ہے۔

ضلع مانسہرہ: جی ہاں، سرکاری اراضی موجود ہے تاہم ہزاروں کنال میں نہیں ہے۔ محکمہ ہذا کی صرف 7 کنال 8 مرلہ زمین ہے۔

(ب) ضلع ایبٹ آباد: (1) موضع مانگل میں پرانا پری مکس پلانٹ نصب تھا جو کہ مورخہ 03-09-2009 چھٹی نمبر 2304/5-A کے تحت محکمہ اباسین کے حوالے کر دیا گیا ہے۔ (17 کنال 12 مرلے)۔

(2) KKH روڈ ROW سے باہر حویلیاں اور ایبٹ آباد کے درمیان 271 کنال 12 مرلے اراضی تھی جو کہ محکمہ مال کے کاغذات کے مطابق مورخہ 04-02-2006 کو NHA کو ٹرانسفر کر دی گئی۔

(3) پرانی تحصیل روڈ ایبٹ آباد پر 8822 Sft کنال 12 مرلے زمین جو کہ لیز پر دی گئی تھی، وہ 1976 اور 1997 میں ختم ہو گئی جس کا مقدمہ زیر سماعت ہے۔

ضلع مانسہرہ: چکیار روڈ پر مذکورہ بالا 7 کنال اور 8 مرلہ زمین پر عنقریب تین عدد بنگلے تعمیر کئے جائیں گے جس کیلئے ERRA والوں نے ٹینڈر وغیرہ طلب کئے ہیں۔ (کل زمین 298 کنال 4 مرلے)

779 _ ڈاکٹر ذاکر اللہ خان: کیا وزیر ورکس اینڈ سروسز از راہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ ایبٹ آباد، ہری پور اور مانسہرہ میں محکمہ ہذا کے رہائشی مکانات، ریسٹ ہاوسز اور دفاتر موجود ہیں؛

(ب) آیا یہ بھی درست ہے کہ محکمہ اپنی ضروریات کے مطابق اور عملہ کو سہولیات مہیا کرنے اور ان کی کارکردگی بہتر بنانے کیلئے ایسا کرتا ہے؛

(ج) اگر (الف) و (ب) کے جوابات اثبات میں ہوں تو ایبٹ آباد، مانسہرہ اور ہری پور میں محکمے کے رہائشی مکانات، ریسٹ ہاؤسز اور دفاتر کی تعداد، نیز مذکورہ شہروں میں رہائشی مکانات، ریسٹ ہاوسز اور دفاتر کب سے اور کن لوگوں کے زیر استعمال ہیں، مکمل تفصیل فراہم کی جائے؟

<u>جناب امیر حیدر خان(وزیر اعلیٰ):</u> (الف) جی ہاں۔

(ب) جی ہاں۔

(ج) ضلع ایبٹ آباد

رہائشی مکانات: (i) سپر نٹنڈنگ انجینئر ایک عدد مکان جو کہ 2001 سے ڈسٹرکٹ اینڈ سیشن جج کے زیر استعمال ہے۔

(ii)ایگزیکٹیو انجینئر (سی اینڈ ڈبلیو) ایک عدد۔

(iii) ایگزیکٹیو انجینئر (سی اینڈ ڈبلیو) ایک عدد۔

(iv) سی اینڈ ڈبلیو کالونی لنک روڈ ایبٹ آباد 11 عدد مکانات جن میں محکمہ سی اینڈ ڈبلیو اور دیگر محکموں کے ملازمین رہائش پذیر ہیں۔

دفاتر: (i) سپر نٹنڈنگ انجینئر سرکلر روڈ ایبٹ آباد جو کہ 2001 سے ڈی آئی جی پولیس ہزارہ ریجن کے زیر استعمال ہے۔

(ii)ایگزیکٹیو انجینئر (سی اینڈ ڈبلیو) شیروان روڈ ایبٹ آباد جس میں چار ایس ڈی اوز کے دفاتر موجود ہیں۔

ریسٹ ہاؤسز: (i) کاکول ریسٹ ہاؤس ایبٹ آباد۔

(ii) شیروان ریسٹ ہاوس شیروان، قابل مرمت، ناقابل رہائش۔

(iii) کالا پانی ریسٹ ہاؤس، قابل مرمت، ناقابل رہائش۔

(iv) گورنمنٹ گیسٹ ہاؤس شیروان روڈ ایبٹ آباد 2001 سے 2009 تک ضلعی حکومت کے زیر کنٹرول رہا، اگست 2009 میں دوبارہ سی اینڈ ڈبلیو کو واپس دے دیا گیا۔

(v) ٹھنڈیانی ریسٹ ہاؤس (تقریباً چار کنال) سی اینڈ ڈبلیو کے زیر کنٹرول ہے اور زلزلے کے نتیجے میں شدید نقصان کی وجہ سے ناقابل استعمال ہے۔ تخمینہ لاگت مبلغ 30 لاکھ روپے، پی ڈی ڈبلیو ڈی میں زیر بحث لایا گیا مگر فنڈز نہ ہونے کی وجہ سے زیر التواء ہے۔

(vi) تھائی ریسٹ ہاؤس (15 کنال) سی اینڈ ڈبلیو کے زیر کنٹرول تھا اور زلزلے کے نتیجے میں شدید نقصان کی وجہ سے ناقابل استعمال تھا، ڈی سی او/کمشنر ایبٹ آباد کے حکم پر محکمہ جنگلات نے گرا کر مذکورہ جگہ پر محکمہ جنگلات کے دفاتر اور ریسٹ ہاؤس کی تعمیر شروع کی ہے۔

کل رہائش گاہیں 14۔ کل دفاتر 3۔ کل ریسٹ ہاؤسز 6۔

ضلع ہری پور

ضلع ہری پور میں محکمہ کے رہائشی مکانات، ریسٹ ہاؤس اور دفاتر کی تفصیل درج ذیل ہے:

رہائشی مکانات: (i) ایگزیکٹو انجینئر ایک عدد بنگلہ پچھلے دو سالوں سے اے سی او ہری پور کے زیر استعمال ہے۔

(ii) ایس ڈی اوز کے دو عدد بنگلے محکمہ کے ایس ڈی اوز کے زیر استعمال ہیں۔

ریسٹ ہاؤس: ہری پور میں محکمہ کی ملکیت کوئی ریسٹ ہاؤس نہیں ہے۔

دفاتر: ایک عدد دفتر جو کہ ایکسین و دیگر سٹاف کے زیر استعمال ہے۔

کل رہائش گاہیں 3 عدد۔ ریسٹ ہاؤس کوئی نہیں ہے۔ دفاتر ایک عدد۔

ضلع مانسہرہ

ایکسیئن	1	رہائش موجود ہے۔
ایس ڈی اوز	5	صرف ایک رہائش موجود ہے باقی چار کی نہیں ہے۔
سب انجینئر	14	صرف تین کے پاس رہائش ہے، باقی گیارہ کی نہیں ہے۔
ڈویژنل اکاؤنٹنٹ	1	رہائش موجود ہے۔
ہیڈ کلرک	1	رہائش موجود ہے۔
ہیڈ ڈرافٹسمین	1	رہائش موجود ہے۔
سٹینو	1	رہائش موجود ہے۔
اکاؤنٹ کلرک	2	رہائش موجود ہے۔
سینئر کلرک	5	صرف دو کی رہائش موجود ہے، باقی تین کے پاس موجود نہیں۔
جونیئر کلرک	10	کسی کے پاس رہائش موجود نہیں ہے۔
ٹریسر	2	کسی کے پاس رہائش موجود نہیں ہے۔
ڈرائیور	6	صرف ایک کے پاس رہائش موجود ہے پانچ کے پاس نہیں ہے۔
کلاس فور	17	9 کے پاس رہائش موجود ہے، پانچ کے پاس موجود نہیں۔

رہائشی مکانات 23۔ کل ریسٹ ہاؤسز 17۔ کل دفاتر 03۔

850 _ ملک قاسم خان خٹک: کیا وزیر ہائر ایجوکیشن ازراہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) زرعی یونیورسٹی پشاور کے وائس چانسلر کا نام، عمر، تعلیمی قابلیت کیا ہے اور موصوف نے پی ایچ ڈی کی ڈگری کہاں سے اور کس مضمون میں حاصل کی ہے:

(ب) نیز موصوف نے اب تک کتنے لیکچرز دیئے ہیں، تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب قاضی محمد اسد خان(وزیر برائے اعلیٰ تعلیم): (الف) زرعی یونیورسٹی پشاور کے وائس چانسلر کا نام ڈاکٹر سید خان خلیل ہے۔ تاریخ پیدائش 03-01-1950، تعلیمی قابلیت چیکو سلواکیہ سے انٹامولوجی میں پی ایچ ڈی کی ڈگری حاصل کی ہے۔

(ب) لیکچرز کی تعداد: 26-02-1975 کو بحیثیت لیکچرر تعیناتی کے بعد گریجویٹ اور پوسٹ گریجویٹ لیول کے طالبعلموں کو پڑھاتے آئے ہیں۔

اراکین کی رخصت

جناب سپیکر: (قہقہہ)Satisfied ارباب صاحب تاسو مخکښے نه دغه او کړو۔ چند معزز اراکین نے رخصت کی درخواستیں ارسال کی ہیں جن میں: جناب محمد زمین خان صاحب 8/3/2010 کیلئے; جناب وجیہہ الزمان خان صاحب08/03/2010 کیلئے; جناب سید عاقل شاہ صاحب 08/03/2010 تا 15/03/2010; ڈاکٹر ذاکر اللہ خان صاحب 08/03/2010; جناب سردار شمعون یار خان صاحب 08/03/2010; جناب سردار حسین بابک صاحب 08/03/2010 تا 12/3/2010; جناب اکرم خان درانی صاحب08/03/2010 کیلئے۔

Is it the desire of the House that leave may be granted?

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The Leave is granted.

Ms. Shazia Tehmas Khan: Point of order.

Mr. Muhammad Zahir Shah Khan: Point of order.

محترمہ شازیہ طہماس خان: پوائنٹ آف آرڈر، جناب سپیکر۔

جناب سپیکر: آپ تھوڑا سا بیٹھ جائیں جی، آپ کو 'زیرو آور' میں پورا موقع دیں گے۔

محترمہ شازیہ طہماس خان: جناب، دا ډیره ضروری خبره ده۔

جناب محمد ظاہر شاہ خان: سر، زما ډیره اهمه مسئله ده، سر، میرا بہت ضروری مسئلہ ہے جی۔

جناب سپیکر: جی دے رہا ہوں، دے رہا ہوں آپ سب کو موقع دے رہا ہوں۔ یہ ایک دو آئٹمز ہیں، یہ نکلنے دیں۔

محترمہ شازیہ طہماس خان: جناب، زما پوائنٹ آف آرڈر دے۔

تحریک التواء

Mr. Speaker: Mr. Israrullah Khan Gandapur, to please move his adjournment motion No. 148 in the House. Mr. Israrullah Khan Gandapur.

محترمہ شازیہ طہماس خان: سپیکر صاحب! دا پوائنٹ آف آرڈر دے، دا ڈیر-----

جناب سپیکر: دے رہا ہوں، میں آپ کو دیتا ہوں۔

جناب اسرار اللہ خان گنڈاپور: تھینک یو، سر۔ سر، میں شکر گزار ہوں، سینیئر منسٹر صاحب بھی بیٹھے ہیں، ان کی بھی توجہ چاہونگا۔ جناب سپیکر، یونین، تحصیل اور ضلع ناظمین کے خاتمے کے بعد PFC کی Composition میں عوامی نمائندوں کا کردار ختم ہو گیا ہے، لہذا اس پر مختصر بات کے بعد کمیٹی کے سپرد کی جائے۔ سر، اس میں میری یہ گزارش ہے کہ یہ پراونشل فنانس کمیشن کی کاپی میں اپنے ساتھ لایا ہوں اور یہ لوکل گورنمنٹ آرڈیننس کے سیکشن (a) 120 کے تحت اس کی Constitution تھی اور (b) 120 کے تحت اس کی جو Composition ہے جس میں جو ممبرز ہیں سر، فنانس منسٹر، سیکرٹری لوکل گورنمنٹ، سیکرٹری پی اینڈ ڈی، سیکرٹری فنانس اور اس کے علاوہ جو اس کے باقی ممبرز ہیں، ان میں سعید اللہ جان صاحب تھے، اللہ ان کو بخشے وہ نہیں رہے، یونین تحصیل اور ضلع کے ناظمین ختم ہو گئے ہیں تو سر Basically یہ ایک باڈی تھی جو کہ Represent کرتی تھی عوامی نمائندوں کو پلس Government Functionary، ابھی سر وہ تو رہے نہیں تو اس میں جو عوامی نمائندوں کا Input ہے، وہ بالکل ختم ہو گیا ہے اور اس کی افادیت سے سر، اس وجہ سے ہم انکار نہیں کر سکتے کہ اس میں کروڑوں کا نہیں اربوں کا فنڈ ہوتا ہے۔ یہ سر، Demands for Grants کی کاپی ہے جس میں 42 نمبر پہ District Salary میں 29 ارب کا ڈیمانڈ ہوتا ہے جو کہ سینیئر منسٹر صاحب-----

جناب سپیکر: یہ Kindly ذرا سیریس ہو جائیں جی تاکہ آواز صحیح سنائی دے سب کو۔ جی۔

جناب اسرار اللہ خان گنڈاپور: تھینک یو، سر۔ اس میں سر، منسٹر صاحب نے 29 ارب روپے کا ڈیمانڈ اس سال Put کیا تھا اور اس میں سر یہ ہوتا ہے کہ وہ جو باقی بجٹ ہوتے ہیں، ہم ڈسکس بھی نہیں کرتے، اگر آپ کو یاد ہو تو قاضی اسد صاحب نے ایک ڈیمانڈ پیش کی تھی جبکہ وہ ایجوکیشن منسٹر تھے، بابک صاحب کی شروع سے اس پورے شیڈول میں ڈیمانڈ ہی نہیں ہے، یعنی ان کا جو پورا ڈیپارٹمنٹ ہے وہ

Infructuous ہوتا جارہا ہے اور میری اس میں یہ گزارش ہے کہ اس میں کافی Technicalities ہیں، چونکہ اس میں Single line آپ کو بجٹ دینا پڑتا ہے، جس سے اس کی حیثیت ایسے بن جاتی ہے کہ جیسے ڈیفنس بجٹ ہو اور پھر اس پہ جو ڈسکشن ہوتی ہے، وہ وہی پی ایف سی سیکریٹریٹ میں ہوتی ہے، یعنی وہ جو ایوارڈ دیتے ہیں تو اسمبلی کا بھی اس میں کردار ختم ہو جاتا ہے۔ میری سر، اس میں یہ گزارش ہو گی کہ ہم اس کو اگر کمیٹی کے سپرد کر لیں اور وہاں سے اس میں اچھی تجاویز آ جائیں، چونکہ عوامی نمائندوں کا اس میں کردار بالکل ختم ہو گیا ہے، ان میں ایم پی ایز کو بھی شامل کیا جائے، سینیئر منسٹر صاحب کو بھی کردار دیا جائے کیونکہ آگے چل کر انہوں نے پورا اس سسٹم کو Repeal کرنا ہے اور پھر اگر آپ کے Medium term budget finance میں آپ دیکھیں، اگر وہاں سے آپ اس چیز کو صحیح نہیں کرتے تو Single line یہ آپ کو لانا پڑیگا تو پھر اسکو Cover کرنے کیلئے میرے خیال میں کوئی میکینزم نہیں ہو گا تو اس میں سر، میری یہ گزارش ہے۔۔۔۔۔۔

<u>جناب سپیکر:</u> جی جناب سینیئر منسٹر، بشیر احمد بلور صاحب۔

<u>جناب بشیر احمد بلور {سینیئر وزیر (بلدیات)}:</u> سپیکر صاحب، ڈیرہ مہربانی۔ جیسا کہ گنڈاپور صاحب نے فرمایا ہے، اس میں یہ ہے کہ یہ 29 ارب کا جو بجٹ ہے، اس میں اصل میں سارے ڈیپارٹمنٹس Devolve ہوئے ہیں تو ان کی جتنی Salaries ہیں، وہ اس کے Through جاتی ہیں کیونکہ Devolution کے بعد ڈیپارٹمنٹس کے وہ پیسے سارے ان کو جاتے ہیں، یہ ہیلتھ میں بھی اس میں ہے اور یہ ایجوکیشن بھی ہے، سارے ڈیپارٹمنٹس ہیں۔ اس میں جو انہوں نے فرمایا ہے کہ یہ کچھ لوگ جو پہلے ناظمین اس میں تھے تو اس کی جگہ اب ہم نے ایک یہاں ایک ایکٹ پاس کیا ہے جس میں یہ کہا ہے کہ ٹی ایم اوز، ڈی سی اوز جو ہیں، وہ ناظمین کی جگہ ایڈمنسٹریٹرز کی حیثیت سے کام کریں گے تو میرے خیال میں یہ جو پانچ چھ مہینے کا پیریڈ ہے، اس میں ایک آدھ، دو ہی اجلاس ہونگے اس کے، اور چونکہ آئین 2001ء میں ہم نے ابھی تک امینڈمنٹ نہیں کی 2001ء میں، تو اس میں وہی لوگ ہونگے جو ان کی جگہ پہ کام کر رہے ہیں، تو میرے خیال میں فی الحال یہ جو ایڈمنسٹریٹرز نامزد کئے گئے ہیں، وہی اس پہ کام کر سکیں گے، 2001 کے آئین کے تحت اس میں کوئی Change نہیں کر سکتے۔ میں نے پوری ڈیٹیل لاء ڈیپارٹمنٹ سے بھی منگوائی ہے، وہ یہ کہتے ہیں کہ چونکہ 2001ء میں ہم نے صرف یہ کہا ہے کہ ایڈمنسٹریٹرز جو ہیں، وہ ناظمین کی جگہ کام کریں گے تو اس لئے وہی جو ناظمین کی جگہ ہیں، وہی ایڈمنسٹریٹرز ہیں، وہ اس میں

Participate کریں گے میٹنگ میں، اوراس پہ ہم چیک رکھیں گے اور ہم خود اسے دیکھ کر کریں گے۔ منسٹر فنانس بیچ میں موجود ہوتے ہیں، ایسی کوئی بات نہیں کہ اس میں کوئی غلط کام ہو۔ اتنے بڑے روپے جو ہیں، وہ اس میں کوئی ڈیویلپمنٹ کے نہیں ہیں، یہ ساری تنخواہوں کے پیسے ہیں، وہ ہر ڈیپارٹمنٹ کو علیحدہ علیحدہ Release ہو جاتے ہیں۔ میرے خیال میں اس کو کمیٹی کے حوالے کرنے کی کوئی خاص ضرورت نہیں ہے، چونکہ اس پہ Already ایک بل پاس ہو چکا ہے، بن چکا ہے، اس کے بعد ہم اس میں کوئی اینڈمنٹ جب لائیں گے 2001ء کے ایکٹ میں، آرڈیننس میں تو پھر اس کے بعد ہم کچھ بیچ میں کر سکیں گے۔

جناب اسرار اللہ خان گنڈاپور: سر، اس میں میری گزارش یہ ہے، منسٹر صاحب نے بالکل بجا کہا سر، اس میں یہ جو Non salary کا Component ہے، اس میں یہ تھا کہ سر، آپ کے M&R کے پیسے، آپ کے Petty repairs کے اور آپ کی میڈیسن کے پیسے، وہ Single line چلے جاتے ہیں اکاؤنٹ 4 کے تحت، پھر وہاں پہ ڈسٹرکٹ میں پھر ان کی Discretion ہوتی ہے، تو ماضی میں سر اس سے مشکلات ہمیں یہ آئی ہیں کہ اس کو ایک ہیڈ سے اٹھا کر دوسرے ہیڈ میں وہ صرف کر دیتے تھے جس کی وجہ سے کافی مشکلات پیش آرہی تھیں۔ ابھی سر یہ اگر آپ اس کو صحیح نہیں کرتے تو کل کو بجٹ میں آپ کو پھر مشکلات پیش آئیں گی، آپ کا Single line budget ہی جائے گا۔ اگر آپ، 1979ء کا جو لوکل گورنمنٹ آرڈیننس ہے، اس پہ بھی چلے جاتے ہیں تو یہ جو Budget re-finances ہیں، یہ آپ کے صحیح نہیں ہونگے اور آپ کو ایک Protection دینی ہوگی۔ اگر آپ کسی شق میں دینا چاہیں، بالکل آپ نے صحیح کہا کہ آپ ڈائریکٹ اس کو نہیں کر سکتے، اگر کمیٹی میں چلا جائے، لاء ڈیپارٹمنٹ بھی آجائے گا، وہاں پہ جو تجاویز ہونگی، وہ دوبارہ آپ کے پاس بھیج دی جائیں گی، پھر اگر آپ اس میں سمجھتے ہیں کہ ان کو Incorporate کیا جائے، تو میری اس میں یہ تجویز تھی کہ یہ گورنمنٹ کیلئے فائدہ ہوگا اور اس میں ڈیپارٹمنٹ پہ جو چیک ہے، وہ بہتر ہوگا سر۔

سینیئر وزیر (بلدیات): سردار صاحب نے جس طرح فرمایا ہے، میں یہ عرض کرتا ہوں کہ یہ Illegal ہوتا ہے کہ ایک ہیڈ سے پیسے نکال کر دوسرے ہیڈ میں خرچ کر دیئے جائیں، قانون یہ ہے کہ جس ہیڈ کیلئے پیسے فراہم کئے جاتے ہیں اسی ہیڈ میں خرچ کئے جاتے ہیں۔ اگر میڈیکل کے پیسے ہیں تو وہ ڈیویلپمنٹ میں نہیں خرچ کئے جاتے اور اگر ڈیویلپمنٹ کے پیسے ہیں تو وہ میڈیکل میں خرچ نہیں کئے جاسکتے۔ اگر سردار

صاحب اس بات پہ وہ کرتے ہیں کہ کوئی خاص بات ہے تو مجھے کوئی اعتراض نہیں، اگر کمیٹی میں چلا جائے وہاں بیٹھ کر ڈسکس کرلیں۔

جناب سپیکر: لیکن پہلے Leave تو، اب یہ ایک ایڈجرنمنٹ موشن ہے، کیا خیال ہے عبدالاکبر خان! یہ کمیٹی کے۔۔۔۔۔

جناب عبدالاکبر خان: جناب سپیکر، واقعی اہم موضوع پہ انہوں نے بات چھیڑی، چونکہ منسٹر صاحب جواب دینے والے تھے اور ابھی میں مشکور ہوں ان کا کہ وہ Agree بھی کر گئے تو You can refer it; the House can refer any matter to the committee۔ آپ ہاؤس سے اگر پوچھ لیں کیونکہ وہ موشن موو کرنی ہے کہ اس کو ریفر کیا جائے تو آپ اس موشن کو ہاؤس میں Put کرلیں، اگر ہاؤس Approve کرتا ہے تو ریفر کر دیں گے لوکل گورنمنٹ کمیٹی کو۔

جناب سپیکر: اور ان کی طرف سے کوئی اعتراض بھی نہیں۔

جناب عبدالاکبر خان: ہاں، بالکل اعتراض نہیں ہے۔

Mr. Speaker: Is it the desire of the House that the adjournment motion moved by the honourable Member may be referred to the concerned Committee? Those who are in favour of it may say 'Aye' and those against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it; the adjournment motion is referred to the concerned Committee.

جناب اسرار اللہ خان گنڈاپور: تھینک یو، سر اور گورنمنٹ کا بھی شکر گزار ہوں۔

محترمہ شازیہ طہماش خان: پوائنٹ آف آرڈر، جناب سپیکر۔

جناب سپیکر: ایک منٹ، ایک منٹ بی بی۔ جناب ظاہر شاہ خان۔

محترمہ شازیہ طہماس خان: جناب، دا ڈیر Important matter دے۔

جناب سپیکر: بس یہ دو کال اٹنشنز نمٹالیں ہاؤس میں، جو بھی آپ کی مرضی ہو گی، آپ بالکل۔۔۔۔۔

Ms. Shazia Tehmas Khan: Janab Speaker, this is very important. I need to bring it to the floor; I need to give me time for this now.

جناب سپیکر: جی جی۔ ظاہر شاہ خان۔ اس کے بعد۔۔۔۔۔

محترمہ شازیہ طہماس خان: جناب سپیکر، دا پوائنٹ آف آرڈر دے او دا ڈیر ضروری دے۔

جناب سپیکر: اس کے بعد آپ کو، د دے نه پس موقع درکوؤ، موقع درکوؤ بی بی۔ پہلے ایجنڈا ہوتا ہے، ایجنڈا نمٹالیں پھر اور ایشوز ہم لیتے ہیں۔ ظاہر شاہ خان۔

توجہ دلاؤ نوٹس

جناب محمد ظاہر شاہ خان: جناب سپیکر، میں آپ کے توسط سے صوبائی حکومت کی توجہ ایک اہم مسئلے کی طرف دلانا چاہتا ہوں اور وہ یہ کہ موجودہ حکومت نے برسر اقتدار آتے ہی بعض اخبارات کے خلاف انتقامی کارروائیاں شروع کی ہیں اور ان اخبارات کو سرکاری اشتہارات دینے پر پابندی عائد کی ہے جس میں روزنامہ 'سرخاب' پشاور سر فہرست ہے۔ 'سرخاب' ایک آزاد پالیسی رکھنے والا غیر جانبدار اخبار ہے جو قومی اور صوبائی معاملات پر غیر جانبدارانہ تبصرے کرتا ہے اور حکومت کی راہنمائی کیلئے ان کو صحیح مشورے دیتا ہے لیکن حکومت کو یہ بات پسند نہیں ہے جس کی وجہ سے صوبائی حکومت نے اس اخبار کے اشتہارات بند کئے ہیں جو کہ آزاد میڈیا پالیسی اور جمہوری روایات کے خلاف ہے، لہذا حکومت روزنامہ 'سرخاب' اخبار پر سرکاری اشتہار کی پابندیاں ختم کرے۔ سپیکر صاحب، یہ موجودہ حکومت جب سے برسر اقتدار آئی ہے۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: پښتو کښے خبره کوئ جی، پښتو کښے۔

(قہقہے)

جناب محمد ظاہر شاہ خان: بنه جی۔ دا میاں افتخار حسین پکښے دے، وزیر اطلاعات دے، دے زوړ کارکن دے او د ده ماضی مونږ ته معلومه ده چه دے ډیر یو جمهوری سړے دے او سیاسی ډل نه پروتے دے او دے کرسئ ته راغلے دے او د ده د خدمات او اعلیٰ قابلیت په وجه دے موجوده حکومت دے وزیر اطلاعات مقرر کړے دے لیکن عجیبه خبره ده، هر سړے چه کله دیخوا راشی یو شان وی خو چه کله اخوا لاړ شی نو بل شان شی، دے چه راغلے دے نو ده فوراً انتقامی کارروایانے شروع کړے دی، حالانکه ده له اخبارات کښے په دے لیکی، د دوئ په پارټئ لیکی، ددوئ په حکومت لیکی، د دوئ د فائدے د پاره لیکی، دومره لږ تنقید کوی، دا د دے صوبےد ترقئ د پاره، دا د دے د پاره چه دے غلط طرف ته لاړ نه شی۔ اول نه دے اولګیدو په روزنامه 'مشرق' چه د صوبے ډیر غټ اخبار دے جی، په هغے باندے اشتهارات بند کړل حالانکه هغه 'مشرق'

اخبار چه وو دا خو د دے حکومت د یو وزیر اخبار وو لیکن هغه غریب سړے ، هم د هغه اخبار باندے هغه اشتهارات بند کړل او په دے اسمبلئ کښے او په دے دغه باندے بار بار په دے باندے یو بحث اوشو۔۔۔۔۔

میاں افتخار حسین (وزیر اطلاعات): دا جی په کال اټینشن باندے بحث کوئ ؟

جناب ظاہر شاہ خان: جی او ، زۀ د دوئ توجه دلا ووم د هغوی۔۔۔۔۔۔

وزیر اطلاعات: توجه خو زما را او گرځیده کنه۔

جناب ظاہر شاہ خان: میاں صاحب خبره نه شی برداشت کولے جی، دے خبرے نه شی اوریدے ،دا دومره غیرجمهوری سړے دے جی۔

جناب سپیکر: تاسو خپله خبره پورا کوئ جی۔

جناب محمد ظاہر شاہ خان: نو د 'مشرق' اخبار خو پته نشته چه څه چل ئے ورسره کړے دے اوس دا روزنامه 'سرخاب' چه دے ، دا ډیر صحیح آرټیکل لیکی جی او دوئ له مشورے ورکوی، دوئ ته د دوئ د غلطیانو نشاندهیانے کوی، پوهه شوئ خو د دوئ یو غلطی ما ته معلومه ده۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: ظاهر شاه صاحب! دا ستا د خوښے اخبار را ته ښکاری۔

جناب محمد ظاہر شاہ خان: اصل کښے د دے چیف ایډیټر چه دے شوکت یوسفزئی دے ، د شانګلے بشام دے ، د پارټئ سړے نه دے لیکن ده ته هر خبره، چه د شانګلے یو خبره راځی دلته کښے دوئ پرے ډز لګوی، پوهه شوئ نو زۀ دوئ ته وایمه چه خدائے د پاره میاں صاحب، داسے غلط کار مه کوه۔ سبا به دا حکومت تلے وی، دا حکومت مونږ ته، دا جمهوریت مونږ ته د ډیر لوئے قربانو نه وروستو ملاؤ شوے دے نو ته داسے غلطه خبره مه کوه، دا اشتهارونه مه بندوه، انتقامی کاروائیانے مه کوه، غلط کارونه مه کوه، ته خو جمهوری سړے وے میاں صاحب ته ولے داسے کوے ؟

وزیر اطلاعات: جناب سپیکر۔

جناب محمد ظاہر شاہ خان: میاں صاحب، لږ غوندے کښېنه، میاں صاحب۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: جی، میاں افتخار حسین صاحب، میاں افتخار حسین صاحب۔

وزیر اطلاعات: د سپیکر صاحب نه منے ، کښینه کنه۔

جناب محمد ظاہر شاہ خان: بس ټهیک شوه جی، ټهیک شوه (قہقہے) خو زما میاں صاحب نه دا یقین دے جی چه دے به صحیح خبرے اوکړی او دے به انتقام کښے نه راځی، دے به بدلے نه اخلی، دے به ما له یقین دهانی راکړی جی۔

Mr. Speaker: Inshaallah, inshaallah. Ji, Mian Iftikhar Hussain Sahib, the honorable Minister for Information, please.

میاں افتخار حسین (وزیر اطلاعات): جناب سپیکر صاحب، زهٔ سل پرسنټ چه کوم دے ، دویٔ چه کومه خبره اوکړه په هغے کښے یو فیصد هم رشتیا نشته۔ (قہقہہ) زهٔ جواب درکوم ما لړ خبرے ته پریږده، تا دا یو اخبار Mention کړے دے او د هغے په حواله زهٔ خبره کوم او زهٔ به بیا دا ټول هاؤس ته هم چیلنج ورکوم چه زما په حواله هغوی ته څه هم په لاس وارغلل، بالکل میدان ته ئے راوړے شی۔ زما نه به مخکښے ریکارډونه هم ګورئ او زما به ګورئ، چرته ایماندار سړی له داسے سزا مه ورکوئ چه صرف خپل غرض پکښے پورا کوئ، چه کوم سړے ایمانداری کوی هغه لږ ایماندارئ ته پریږدئ او زهٔ په ایماندارئ سره دا خبره کوم چه هیڅ یو اخبار باندے هیڅ قسم اشتهار بند نه دے ، زهٔ په ذمه دارئ دا دلته Statement ورکوم او بیا دا خبره چه یو سړے د خپلے خوښے اشتهار غواړی، دا مناسب خبره نه ده۔ که د خوښے د اشتهار خبره وی نو هر اخبار وائی چه ټول ما له راکړه۔ زهٔ به د انصاف په بنیاد تقسیم کوم، زهٔ به د چا پریشر کښے نه راځم، زهٔ حکومت چلوم او زهٔ د حکومت نمائندګی کوم نو زهٔ به په انصاف او خدائے به ګواه کوم نو هغه رنګ کار به کوم۔ زهٔ به د چا ذاتی خواهشات باندے کار نه کوم (تالیاں) او که دا خبره وی چه زما او د تیر حکومت ریکارډ اوګورئ، دا دے چه د کوم اخبار ذکر کوی، ده ذکر کړے دے نو زهٔ ذکر کوم، دا خبرے زهٔ کوم نه، داسے خبرے څوک میدان ته راوړی نه، خو کیدے شی چه دا اخبار والا صبریدو نه، دے ګورنر له هم تلے دے ، دے زما ډیپارټمنټ ته هم راغلے دے ، دے د خپلو صحافیانو تنظیم له هم تلے دے او په خپل اخبار کښے دوه میاشتے چه په څه ئے وس راتلو ټول په ټول ئے د حکومت خلاف لیکل کړی دی، ما نه خبره کړے ده، نه مے جواب کړے دے ، ما وئیل دا ئے حق دے بالکل، لیکل خو هیڅ خبره نه ده، ما

کبنے بہ یو غلطی وی دے بہ ئے پہ گوتہ کوی۔ نن ھم تاسو ریکارډ راوړئ چہ اشتہار وی نو حکومت فرشتہ دہ او چہ اشتہار کبنے کمے راشی نو حکومت چہ کوم دے شیطان دے۔ دا څنگہ خبرہ شوہ، دا د څہ خبرے بنیاد او دلیل دے؟ ما تہ سپیکر صاحب، منتخب باډی راغلہ، د دوئ زۀ احترام کوم، زما ورونړہ دی چہ د چا اخبار دے ھغہ زما د ټولو نہ زیات ورور دے۔ د دہ بہ اوس ورسرہ لږ گپ شپ سیوا شوے وی، زۀ ئے د پخوا نہ پیژنم۔ د دہ د علاقے ھم دے خو ما تہ ھغوی راغلل او ما ھغوی ټول کیبنول، ما تہ وائی چہ ما تہ اشتہار نہ ملاؤیږی، ما اووئیل چہ تیر حکومت پینځہ کالہ او زما د دے دوہ کالو حکومت کہ د ھغوی نہ ورتہ کم شوے وی، بالکل زۀ مجرم یم۔ اوس دا خبرہ چہ پہ دے میاشت کبنے ما تہ دوہ لکھہ ملاؤ شو او پہ دے بلہ کبنے یو نیم لاکھ ولے ملاؤ شو؟ د حکومت سرہ بہ ھغہ ھومرہ اشتہارات نہ وی، ھغہ بہ ئے نہ شی ورکولے نو دا څنگہ خبرہ دہ؟ او بیا دا خبرہ بہ کوئ چہ د یو اخبار Circulation څومرہ دے؟ زۀ چہ دلتہ پہ داسے اخبار کبنے اشتہار ورکړم چہ د ھغے Circulation کم وی، تاسو پہ اسمبلئ کبنے راپاځئ، پہ داسے اخبار کبنے اشتہار راغلو چہ ھډو چا وئیلو نہ، ھغے کبنے ھم بیا نیغ نیغ کیږئ او دلتہ چہ کوم دے ھم دا حساب کتاب دے، دا دوارہ خبرے سپیکر صاحب، زۀ خدائے د پارہ دوئ تہ خواست کوم چہ کہ چرتہ پہ رشتیا زما خلاف یو خبرہ وی، کہ زما ډیپارټمنټ پہ رشتیا ناجائزہ کوی زۀ بالکل ھغے تہ جوابدہ یم۔ ما ورتہ ټول ریکارډ ښودلے دے، د مخکبنے نہ ورتہ کم ملاؤ شوی نہ دی، بیا ئے احتجاجاً اشتہار اغستو نہ، مونږ ورتہ لیږلے دے ھغہ ریکارډ مونږ سرہ پروت دے چہ وائی کم راکوئ نو زۀ د سرہ ھډو اخلمہ نہ۔ مونږ ورتہ اووئیل ډیرہ ښہ خبرہ دہ، دیکبنے خو زمونږ څہ کار نشتہ دے، لھذا پہ دے بنیاد داسے خبرہ رااوچتول، زۀ د ټولو اخبارونو احترام کوم، د ټولو صحافیانو احترام کوم کہ دہ تہ دا مسئلہ پیښہ وہ نو پکار دا دہ چہ ما سرہ ئے پہ Individual سطح اوچتہ کړے وے، چونکہ دہ پہ اسمبلئ کبنے رااوچتہ کړے دہ، زۀ مجبورہ یم چہ ما د اسمبلئ پہ فلور خبرے اوکړے او دا -----

جناب محمد ظاہر شاہ خان: سپیکر صاحب! دے میاں صاحب خو پخپله د دے خبرے اقرار اوکړو چه ما له راغلے دے ، تنظیم والا ئے راوستی دی، مختلف دغه ئے دغه کړی دی، پوهه شوئ او بیا د خپل ورونړه ----

وزیر اطلاعات: ما واوره کنه، ما خو ته اوریدلے ئے کنه۔

جناب محمد ظاہر شاہ خان: که دا رشتیانو حکومت صوبه سرحد وی نو مونږ پکښے د هر اخبار پکښے چه کوم حق رسی، مونږ د هغے خبره کوؤ۔ د دوئ د خبرو نه دا اندازه اولګیده چه ده هغه سره ذاتیات کړی دی چه ما پسے وائی لیکلی دی۔ تا پسے خو ئے لیکلی دی، ستا په ذاتیاتو پسے خو ئے نه دی لیکلی، تاسو غلط کارونه مه کوئ تاسو پسے به نه لیکی کنه۔

جناب سپیکر: شکریه جی شکریه میاں صاحب۔

وزیر اطلاعات: سپیکر صاحب! ما به پریږدئ کنه جی، داسے ده جی چه که د هغے تنظیم چه کوم منتخب دے ، که هغه مطمئن شوے نه وی بیا د اووائی۔ ما ورته لیکلے ریکارډ ښودلے دے نو زهٔ خو د ځان نه خبره نه کوم، هغه تنظیم ما مطمئن کړے دے چه کوم ریکارډ دے تیر او اوسنے ، د هغه ریکارډ نه پس هم چه کومه خبره، زهٔ جناب سپیکر صاحب، دے چه په هر رنګ خبره کوی زهٔ خو د زړه نه دا خبره کول غواړم، چونکه اشتهار ډیر Sensitive شے دے ، دیکښے د پیسو خبره شامله ده، هر سړے خواهشمند دے ، هر سړے سفارش لری، هر سړے وائی چه زما د ټولو نه زیات حق دے ، د هغے نه باوجود زهٔ تاسو ته دا نه وایم، تاسو چه کله نه دا محکمه جوړه ده، ټول ریکارډ چیک کړئ او بیا زما چیک کړئ او زهٔ په فلور ټولو ته بحیثیت مسلمان او یو پختون خبره کوم چه لا اله الا الله محمد رسول الله دے وائی چه ذاتیات، که زما د چا سره ذاتیات وی زهٔ به د سره مسلمان نه یم۔ زهٔ دومره لیول ته راپریوځم نه چه زما د چا سره ذاتیات وی او نه به پکښے بے انصافی کیږی۔ (تالیاں)

جناب سپیکر: شکریه جی، شکریه میاں صاحب۔

آڈیٹر جنرل آف پاکستان کی رپورٹس کا ایوان کی میز پر رکھا جانا

Mr. Speaker: The honourable Minister for Law, on behalf of Finance Minister, to please lay on the table of the House the following reports of the Auditor General of Pakistan:

1. Appropriation Accounts for the years 2005-06;
2. Finance Accounts for the years 2005-06;
3. Audits Reports for the year 2005-06;
4. Audit Report of Public Sector Enterprises for the year 2005-06; and
5. Revenue Receipts for the year 2005-2006.

Barrister Arshad Abdullah (Minister for Law): Sir, on behalf of honourable Finance Minister and under Article 171 of the Constitution of the Islamic Republic of Pakistan, I have the honour to place the following books / reports for the years 2005-06 before the Provincial Assembly of NWFP, which have been duly approved by the Governor, NWFP and will subsequently be handed over to the Public Accounts Committee:

1. Appropriation Accounts, 2005-06;
2. Finance Accounts…

جناب سپیکر: احمد خان بہادر صاحب! پلیز توجہ دیں، یہ بہت ضروری آئٹم ہے۔

Minister for Law: Finance Accounts, 2005-06;

3. Audit Reports for the years 2005-06;
4. Audit Reports of Public Sector Enterprises, 2005-06; and
5. Revenue Receipts, 2005-2006.

The Provincial Assembly of NWFP is, therefore, requested to accord approval of the above Audit Reports for handing over to the Public Accounts Committee. Thank you.

Mr. Speaker: The Reports stand laid.

آڈیٹر جنرل آف پاکستان کی رپورٹس کا پبلک اکاؤنٹس کمیٹی کے سپرد کیا جانا

Mr. Speaker: Now the honourable Minister for Law, on behalf of Finance Minister, to please move that the same reports may be referred to the Public Accounts Committee. The honourable Minister for Law, please.

Minister for Law: Sir, I have already requested but I will do the same again. The Provincial Assembly of NWFP is consequently

requested to accord approval of the above Audit Reports for handing over to the Public Accounts Committee. Thank you, ji.

Mr. Speaker: The motion before the House is that the reports of Auditor General of Pakistan may be referred to the Public Accounts Committee? Those who are in favour of it may say ‘Aye’ and those against it may say ‘No’.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The ‘Ayes’ have it. The reports are referred to the concerned Public Accounts Committee.

مجلس قائمہ برائے بلدیات ودیہی ترقی کی رپورٹ کی منظوری کیلئے تحریک کا پیش کیا جانا

Mr. Speaker: Mr. Abdul Akbar Khan, Chairman of Standing Committee No. 18 on Local Government, to please move that the report of the Committee, already presented on 15-02-2010, may be adopted.

Mr. Abdul Akbar Khan: Thank you, Janab Speaker. I beg to move that the report of Standing Committee No. 18 on Local Government Department, as presented on 15-02-2010, may be adopted.

جناب بشیر احمد بلور{سینئر وزیر (بلدیات)}: (جناب عبدالاکبر خان، رکن اسمبلی سے) دیکبنبے زۀ خبره اوکړم۔

Mr. Speaker: Ji, honourable Minister for Local government, please.

سینئر وزیر(بلدیات): سپیکر صاحب! دیکبنبے ، دا تاسو اوګورئ دیکبنبے دا هم لیکلی دی زما د طرف نه چه گریڈ بڑھانے کیلئے دا فنانس Involve وی خو ما عبدالاکبر خان سره دا خبره اوکړله چه دوئ دا لیکلی دی چه: درج بالا صورتحال کے پیش نظر کمیٹی نے قرارداد کو نمٹاتے ہوئے متفقہ طور پر سفارش کی کہ یونین کونسل کے سیکرٹریز کو گریڈ9 دیا جائے، خو دوئ ما سره Understanding اوکړو چه گریڈ7 دیا جائے نو 7 باندے مونږ Agree کوؤ او Adopt به ئے کړو۔

جناب عبدالاکبر خان: جناب سپیکر، ما ته څه اعتراض نشته، آنریبل منسټر صاحب وائی چه د 9 په ځائے به ئے 7 کړو خو دا رپورټ یو خو چه Already مونږ پیش کړے دے ، دا خو په ګریډ 9 باندے دے او اوس څنګه چه ما تاسو ته، خو With amendment که تاسو دا هاؤس ته Put کړو او دیکبنبے جی منسټر صاحب ما

سره دا هم وعده کړے ده چه کوم نوے لوکل گورنمنټ سټرکچر جوړیږی، کوم ایکټ جوړیږی نو په هغے کښے به بیا دے کسانو ته نور، ځکه چه دا واحد خلق دی چه دوئ پینځویشت پینځویشت کاله، دیرش دیرش کاله په یو گریډ کښے نوکری کوی، دوئ ته د پروموشن هیڅ موقع نه ملاؤیږی نو دوئ دغه کړے دے چه سروس سټرکچر به-----

سینئر وزیر (بلدیات): سپیکر صاحب، دا څنگه چه عبدالاکبر خان اووئیل، دا د 2001 آرډیننس چه دے، دیکښے دا پرابلم وو چه د دوئ اپ گریډیشن نه دے شوے، زهٔ Agree کوم دے سره په دے وجه خو مونږ وئیل چه د پانچ نه به سات ته واوړی۔ انشاء اللّٰه چه نوے کوم سسټم به راځی هغے کښے به دوئ دغه وی۔

بیگم شازیہ اورنگزیب خان: پوائنٹ آف آرڈر، جناب سپیکر۔

Mr. Speaker: Now the motion before the بی بی! موشن چل رہی ہے، آپ تھوڑا صبر کریں، اس کے بعد آپ کو-----

بیگم شازیہ اورنگزیب خان: جناب! ما له تاسو هغه بله ورځ هم وخت نه وو راکړے، نن به وخت راکوئ۔

Mr. Speaker: The motion before the House is that the report of Standing Committee No. 18 on Local Government, as amended, may be adopted? Those who are in favour of it may say 'Aye' and those against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. The report, as amended, is adopted. ملک قاسم تو آج ہیں نہیں تو------

بیگم شازیہ اورنگزیب خان: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر، جناب سپیکر۔

Mr. Speaker: Malik Qasim Khan Khattak, to please start discussion on your adjournment motion No. 142, already admitted for discussion under rule 73 of the Procedure and Conduct of Business Rules, 1988. Malik Qasim Khan Khattak Sahib, not present. Ji, Shazia Aurangzeb Sahiba.

بیگم شازیہ اورنگزیب خان: جناب، نن----

Mr. Muhammad Zahir Shah Khan: Point of order; Sir, point of order.

جناب سپیکر: شازیہ اورنگزیب بی بی۔ان کو موقع دے دیجئے۔

جناب محمد ظاہر شاہ خان: سپیکر صاحب! زما ډیره اهمه مسئله ده۔

جناب سپیکر: دا وختی راسے پاڅیدلے دہ۔

جناب محمد ظاہر شاہ خان: ما وختی وئیل چه دے پسے ما له موقع را کړئ۔

بیگم شازیہ اورنگزیب خان: ظاهر شاه! دا زیاته ضروری خبره ده۔ جناب، نن په سوات کښے ستاره ایاز بی بی یو Government sponsored walk کړے دے هلته کښے او هغه د زرداری صاحب طرف نه یو Chopper راغلے وو 16 seater، دا ټولے زمونږ ایم پی ایز صاحبانے د اے این پی نه، پیپلز پارټئ نه دا ټولے تلے وے جی۔ دا زهٔ نن تپوس کوم په دے فلور باندے جی چه هغه یو غیر اعلانیه دوئ ریکویسټ کړے وو، د گیاره بجونه یوے بجے پورے کرفیو وه په سیدو شریف کښے چه چونکه دوئ Walk کولو د پی ټی ډی سی نه او دوئ تلل جی یو پارک ته چه هلته کښے شهداء پارک کښے، دغه ځائے کښے دوئ دعا اوکړه، دا یو Eye wash دے۔ زهٔ نن تپوس کومه چه گیاره بجو نه ایک بجے دوئ غیر اعلانیه یو کرفیو دوئ غوښتے وه خو هغه د سحر د اووه بجونه یوے بجے پورے اولگیده چه د کومے وجے نه نن هلته د ماشومانو امتحانونه وو او د هغوی نه نن هغه پرچے Missشوے دی، د هغے Compensation به جی څنگه کیږی؟ آیا دا به زرداری صاحب کوی، دا Compensation او که نه ستاره ایاز بی بی به کوی؟ د دے جواب نن ما ته په دے فلور باندے پکار دے۔ یو طرف ته خو جی دوئ Walk کوی Government sponsored او د هغے دومره غټ نقصان هغه ماشومانو ته او د هغوی میندو ته، د هغوی پلارانو ته جی ملاؤ شوے دے، سرکاری دفترو ته نن خلق نه شو تلے، د هغے نن جی ما ته جواب پکار دے په دے فلور آف دی هاؤس باندے۔ Thank you very much۔

(شور)

میاں افتخار حسین (وزیر اطلاعات): جناب سپیکر صاحب! زما دا مشر، دوئ راغلی دی، دوئ به تاسو ته د دے جواب درکړی خو ډیر افسوس سره دا خبره کوؤ چه نن مالاکنډ ډویژن کښے زمونږ فیمیل چه څومره د دے ځائے نه ملگرے تلے وے،

د ښځو عالمي ورځ ده او د زرداري صاحب هم په دے ډیر زیات مشکور یو او د وزیر اعظم هم ډیر مشکور یو چه هغوی په دے موقع باندے د ښځو (تالیاں) د عالمي ورځ چه کوم دے-----

بیگم شازیہ اورنگزیب خان: جناب، د 2005 نه2009 پورے 596 ښځو ته جی-----

وزیر اطلاعات: دا جی دے سوال کړے دے، زۀ ئے جواب کوم۔

جناب سپیکر: اودریږئ جی، جواب واوره که چرے مطمئنه نه شوے نو بیا پاڅه۔ جی میاں افتخار صاحب۔

بیگم شازیہ اورنگزیب خان: نه جی 596 ښځو، زرداري صاحب د هغے نوټس ولے نه اخلي جی په دے یو Walk باندے------

(شور)

جناب سپیکر: میاں صاحب! جواب مکمل کړئ۔

وزیر اطلاعات: یا ته خبره اوکړه او یا ما پریږده، د سپیکر اجازت منے ؟

(شور)

بیگم شازیہ اورنگزیب خان: نه جناب، که تاسو خپله خبره -----

جناب سپیکر: میاں افتخار صاحب! تاسو خپل بیان اوکړئ که هغوی مطمئن نه شول نو بیا به خپله خبره اوکړی۔ جی میاں افتخار صاحب۔

بیگم شازیہ اورنگزیب خان: جی د 56 کالو نه د ښځو چه کوم تذلیل کیږی لګیا دے۔

(شور)

بیگم شازیہ اورنگزیب خان: نه جناب----

جناب سپیکر: بی بی! آپ بیٹھ جائیں۔

بیگم شازیہ اورنگزیب خان: نه جناب، د 56 کالو نه چه کوم تذلیل کیږی، هغه ختمیدے شي۔ نن به تاسو په دے یو Walk باندے په سوات کښے هغه تاسو نن ختموئ ؟

جناب سپیکر: تاسو کیښنئ۔ جی میاں صاحب۔

(وزیر اطلاعات): زۀ ډیر افسوس سره دا خبره کوم چه دا د پوائنټ سکورنگ سلسله نه ده، دا ډیره عجیبه ده چه که څوک د ښځو په ورځ باندے د ښځو د حقوقو خبره اوکړی، هم ورته تکلیف وی او که نه کوی نو بیا هم ورته تکلیف وی۔ زۀ په دے خبره د مالاکنډ ډویژن (تالیاں) زۀ ډیر مشکور یم چه ټولے دنیا ته د مالاکنډ ډویژن نه دا پیغام تلے دے څکه چه په هغه ځائے کښے د دے خبرے احساس دے چه هلته د ښځو زندگی بیخی چه کوم دے د ځناورو په حساب ده۔ ښځو ته بیخی اجازت نشته دے، نه استاذی کولے شی، نه ډاکټری کولے شی، نه غم ښادی کولے شی بلکه تشے کوړے ورکولے شی۔ هغه ځائے کښے د دے خبرے ضرورت وو چه مونږ ټولے د نیا ته دا پیغام ورکړو چه د دے ورځے د حقوق په دے بنیاد مونږ د ښځو د آزادئ، د هغوی په حقوقو ایمان لرو، مونږ ښځه د سړی برابر گنرو، دا انسان دے او چه مونږ د انسانیت د خدمت خبره کوؤ، ښځه په دیکښے برابر شریکه ده

(تالیاں)

بیگم شازیہ اورنگزیب خان: بالکل Implementation جی، Implementationپکار دے ،ډیر خل په دے فلور راغلی دی۔

وزیر اطلاعات: او پکار دا ده----

(شور)

بیگم شازیہ اورنگزیب خان: بالکل جی، د اپوزیشن ښځو جی حقوق------

جناب منور خان ایڈوکیٹ: پوائنٹ آف آرڈر، جناب سپیکر-----

وزیر اطلاعات: جناب سپیکر، جناب سپیکر-----

جناب سپیکر: میاں افتخار صاحب کا مائیک آن کریں۔

جناب منور خان ایڈوکیٹ: سپیکر صاحب، پوائنٹ آف آرڈر، عورت اور مرد برابر نہیں ہیں----

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: جناب سپیکر، ہر بات پر وہ کرتے ہیں اور----

وزیر اطلاعات: سپیکر صاحب، زۀ دا وایم-----

بیگم شازیہ اورنگزیب خان: جناب سپیکر ، دوئ ولے ----

جناب منور خان ایڈوکیٹ: اسلام میں خواتین کی آدھی گواہی تسلیم کی جاتی ہے تو یہ کیسے کہتے ہیں کہ-----

وزیراطلاعات: سپیکر صاحب، زما خبره خو------

محترمہ شازیہ طہماس خان: جناب سپیکر۔

جناب منور خان ایڈوکیٹ: اسلام میں سپیکر صاحب، مردو خواتین برابر نہیں اور یہ کہہ-----

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: وہ ہر بات سپیکر صاحب-----

Mr. Speaker: The sitting is adjourned till 4:00 P. M of tomorrow evening.

(اسمبلی کا اجلاس بروز منگل مورخہ 9 مارچ 2010ء سہ پہر چار بجے تک کیلئے ملتوی ہو گیا)